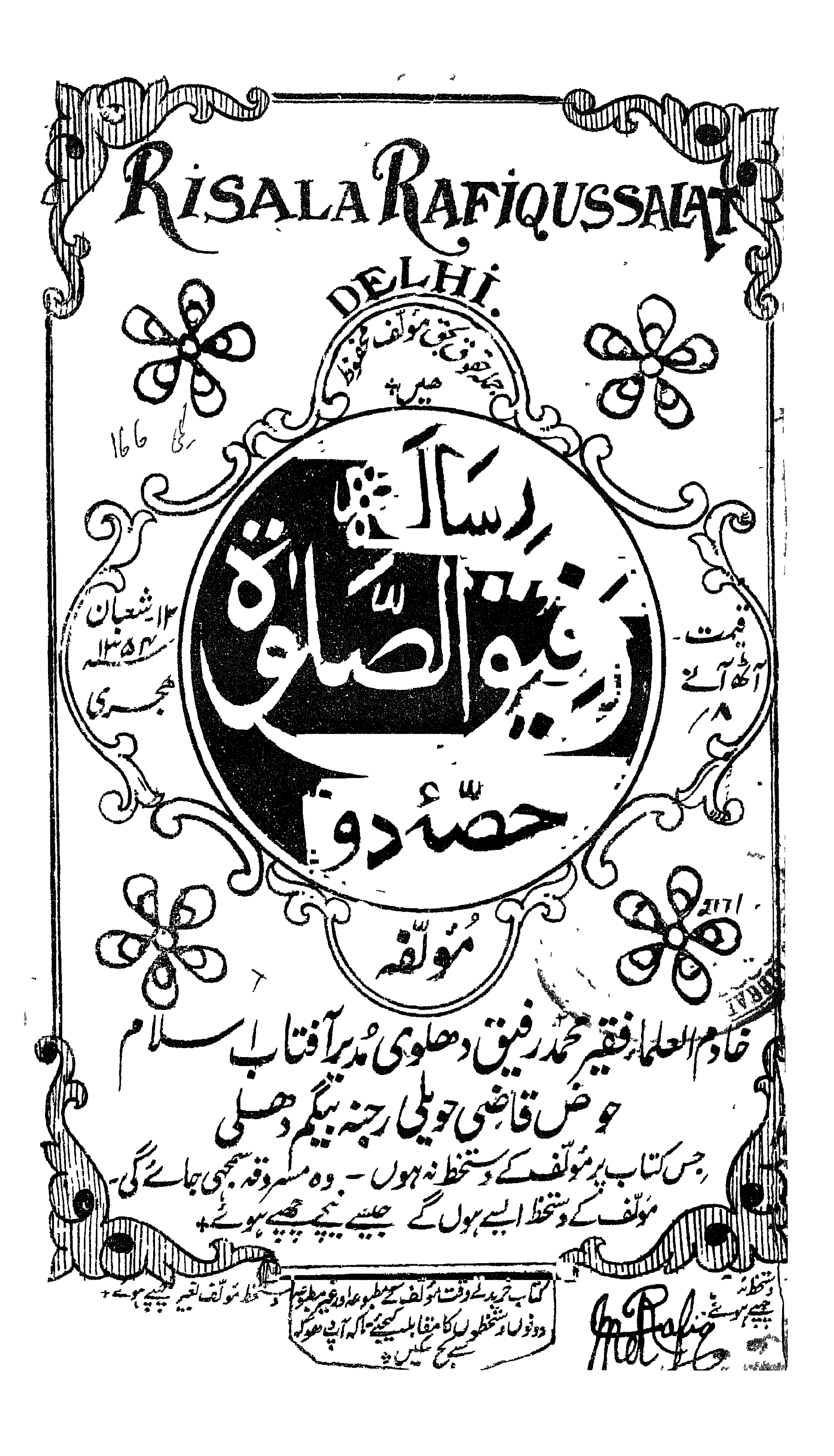
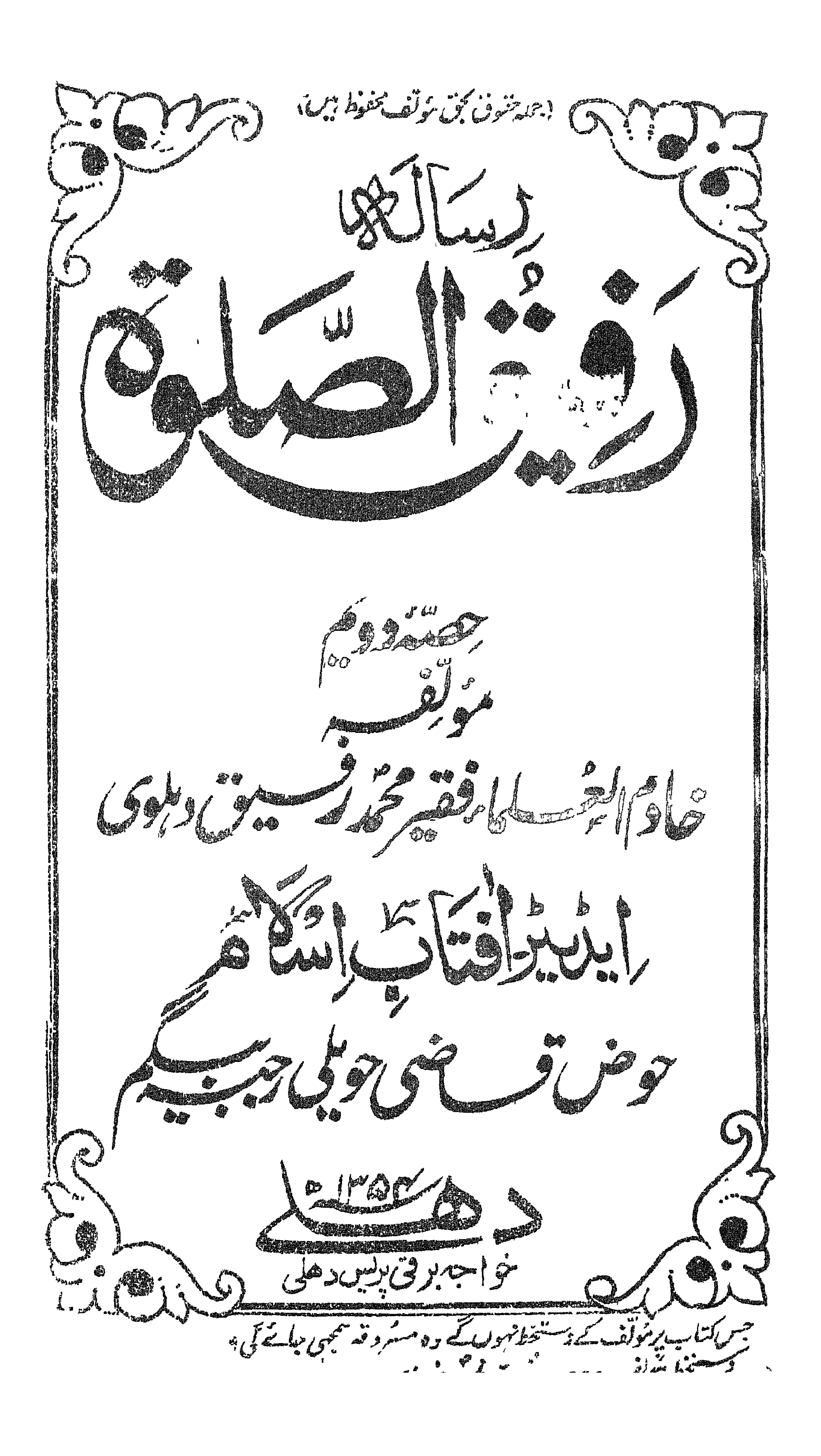

RISALA RAFIQUSSALAT
DELHI
جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں
رسالہ رفیق الصلوٰۃ
حصہ دوم
۱۲ شعبان ۱۳۵۴ ھ ہجری
قیمت آٹھ آنے ۸/
مؤلفہ
خادم العلماء فقیر محمد رفیق دھلوی مدیر آفتاب اسلام
حوض قاضی حویلی رجنہ بیگم دھلی
جس کتاب پر مؤلف کے دستخط نہ ہوں۔ وہ مسروقہ سمجھی جائے گی۔
مؤلف کے دستخط ایسے ہوں گے جیسے نیچے چھپے ہوئے +
دستخط مؤلف بغیر چھپے ہوئے +
کتاب خریدتے وقت مؤلف کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ دونوں دستخطوں کا مقابلہ کیجئے تاکہ آپ دھوکہ سے بچ سکیں
دستخط چھپے ہوئے
M. Rafiq



رسالہ

رفیق الصلوٰۃ

حصہ دوم

مؤلفہ

خادم العلماء فقیر محمد رفیق دہلوی

ایڈیٹر آفتاب اسلام

حوض قاضی حویلی رجب بیگم

۱۳۵۴ھ

دہلی

خواجہ برقی پریس دہلی

آفتاب اسلام

زمانہ موجودہ میں رسائل و صحائف نے جس قدر اہمیت اور عروج حاصل کر لیا ہے وہ محتاج بیان نہیں لیکن عام طور سے ہر رسالہ ایک خاص مقصد اور مخصوص سکیم کو پیش نظر رکھ کر شائع کیا جا رہا ہے مثلاً کوئی علمی ارگن ہے تو کوئی ادبی اور کوئی مذہبی مگر "آفتاب اسلام" خدا کے فضل و کرم سے ان جملہ محاسن کا جامع ہوگا جنکی ہر شخص کو ہر وقت ضرورت رہتی ہے یعنی تمدنی، مذہبی مسائل، تاریخی (دلچسپ اور مفید واقعات) ادبی شاہکار، تمدن و معاشرت، جدید معلومات تجارتی اور صنعتی ہنر و ریاضت غرضیکہ اسکے مطالعہ کے بعد خدا نے چاہا تو دیگر رسائل کے مطالعہ کی ضرورت نہیں رہیگی یہی سبب ہے کہ ہندوستان اور بیرون ہندوستان کے علماء، فضلاء، شعراء اور دیگر باکمال حضرات سے اسکے لئے مضامین فراہم کئے جا رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ العزیز اسی طرح برابر تیسرے مہینے آفتاب اسلام جملہ محاسن کو لئے ہوئے جلوہ گر ہوا کرے گا۔

پہلا پرچہ ماہ اگست میں عنقریب آنیوالا ہے۔ اگر آپکے دل میں اسلام کی تڑپ ہے تو آج ہی ایک کارڈ لکھکر اپنے نام آفتاب اسلام جاری کرائیے، اور دوسرا پرچہ بھی آئندہ جس آب و تاب سے نکلیگا۔ خدا نے چاہا تو دنیائے صحائف کا آفتاب ہی ہوگا چنانچہ فضلائے ہند سے اسکے لئے مضامین لئے گئے ہیں۔ اور ہر پرچہ آب و تاب سے مرتب ہو رہا ہے جسمیں نہ صرف باکمال حضرات کے مضامین ہی ہوں گے بلکہ اہل کمال مصوروں کے کمالات کا مخزن بھی ہوگا۔

امید ہے کہ ہمدردان قوم اور علمی ذوق رکھنے والے حضرات ہمت افزائی فرما کر ممنون فرمائینگے۔ کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ قسم کی ہوگی۔ سالانہ صرف ایک روپیہ (عہ/) فی پرچہ ۵/ (نیاز مند ایڈیٹر)

ترغیب الصلوٰۃ

اس رسالہ کا تیسرا حصہ بھی نہایت حسن و خوبی سے مرتب ہو رہا ہے انشاء اللہ ۳۰ رمضان تک نہایت آب و تاب سے شائع ہو جاویگا۔ اس رسالہ میں نماز کے ان مختلف مسائل کو بیان کیا گیا ہے جو بعض مسلمانوں میں باعث نزاع بن چکے ہیں (یعنی آمین کا بلند آواز سے کہنا۔ سینہ پر ہاتھ باندھنا۔ رفع یدین کرنا۔ اور امام کے پیچھے قرأت پڑھنا وغیرہ۔ مذکورہ مسائل کو اس طریقے سے تحریر میں لایا گیا ہے کہ پہلے وہ حدیثیں لکھی گئی ہیں جنپر اہل السنت کا عمل ہے۔ پھر وہ حدیثیں کہ جن پر اہل حدیث عمل کرتے ہیں کیونکہ مثل مشہور ہے کہ اکیلی کہانی گڑ سے میٹھی ہوا کرتی ہے۔ اسلئے احادیث کا مقابلہ کر کے بتا دیا ہے۔ اور جن حدیثوں کو اہلحدیث صاحبان عمل میں لاتے ہیں انکی توضیح بھی کر دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ حدیثیں بمقابلہ ان احادیث کے کہ جن پر اہل السنت کا معمول ہے ضعیف ہیں) اور یہ اسلئے کہ منصف مزاج حضرات اسکو دیکھیں اور جس طرح بجلی خرمن کو خاکستر بنا دیتی ہے اسی طرح افتراق و تنازع کے خرمن کو خاکستر بنا سکیں۔ اسمیں مسائل قرآن و حدیث کے زیور سے مزین اور آراستہ کر کے لکھے گئے ہیں۔ اور ہر جگہ ہر آیت اور ہر حدیث معہ جلد صفحہ سطر اور مطبع کے درج ہے۔ اسپر طرہ یہ کہ دہلی، میرٹھ، دیوبند، تھانہ بھون، مدرسہ فتح پوری، مدرسہ امینیہ اور مدرسہ عبد الرب کے مشاہیر علماء کی تصدیقات موجود ہیں۔ امید ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کے مدعی اور اسلام کے چاہنے والے حضرات اسکو منگا کر پڑھیں گے اور اپنی نماز کو اسی طریقے سے ادا کرینگے کہ جس طرح کملی والے آقا مولیٰ نے ادا کی۔ نیاز مند شفیع محمد رفیق دہلوی مدیر آفتاب اسلام حوض قاضی حویلی رحیم بخش دہلی۔ قیمت صرف [illegible]

نذرِ عقیدت

مصنّفین و مؤلّفین کا عام طور سے یہ قاعدہ ہے کہ وہ
اپنی کوشش کے نتیجے کو کسی بزرگ کے نام نامی و اسم گرامی سے
منسوب کر کے شرف اندوز ہوتے ہیں چونکہ اس مجلۂ علمیہ میں
بھی مسائل صلوٰۃ کو قرآنِ پاک و احادیثِ لولاک کے خوشنما زیور سے
آراستہ و پیراستہ کیا ہے اسلئے احقر اپنی ناچیز کوشش کو اپنے مولا
و ملجا اپنے دین و دنیا سرتاج آقا و نامدار رسول کردگار شافع محشر خاتم
النبیین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ
میں پیش کر کے فخر و مباہات حاصل کرتا ہے۔ ناچیز

فقیر محمد رفیق دہلوی عفی عنہ۔

فہرست مضامین

رسالہ رفیق الصلوٰۃ حصہ دوم

نظم مولانا محمد رفیق صاحب مدظلہ متخلص واعظ

ہم کو دے اے خدا وہ محبت نماز کی — حاصل ہو جس سے رُوح کو لذت نماز کی

قرآں میں جا بجا ہے ہدایت نماز کی — ثابت حدیث سے ہے فضیلت نماز کی

واجب ہے مومنوں پہ جو شرعی نہ عذر ہو — مسجد میں پانچ وقت جماعت نماز کی

قربت خدا کی ہوتی ہے حاصل نماز سے — اظہارِ عبدیت ہے حقیقت نماز کی

مسموع کوئی عذر نہیں ہوش شرط ہے — ہر ایک حال میں ہے اجازت نماز کی

ہر وقت یہ خیال رہے بندۂ خدا — رہ جائے کوئی باقی نہ سُنت نماز کی

پانی کا عذر ہو تو تیمم درست ہے — ہوتی ہے اس طرح بھی طہارت نماز کی

گر ہو سفر میں کوئی لازم ہے اسکو قصر — پڑھ لے بجائے چار دو رکعت نماز کی

سر کے اشارہ سے پڑھے بیمار لیٹ کر — سر قبلہ رُو ہو۔ اور ہو نیت نماز کی

جو فرض ہیں نماز کے وہ یاد کیجئے — کس کس سبب سے ہوتی ہے صحت نماز کی

اچھا وضو ہو اچھی طرح پڑھنی چاہیے — لازم ہے ہر طرح سے رعایت نماز کی

اس سے بلند ہوتا ہے مومن کا مرتبہ — عصیاں کو روکتی ہے عادت نماز کی

پڑھتے رہیں سب نبی و ولی اور ملائکہ — اے دل بہت بلند ہے عظمت نماز کی

سر کٹ رہا ہے سجدے کی حالت میں دیکھئے — دیتے ہیں یوں حسینؓ شہادت نماز کی

اچھا ہے وہ جو پڑھتا ہے عمر بھر نماز
واعظ وہ بد ہے جس نے کی غارت نماز کی

(نوٹ) "آفتاب اسلام" کے مستقل خریدار اور رفیق الصلوٰۃ حصہ دوم کے خریدار کو رسالہ رفیق الصلوٰۃ حصہ اول مفت دیا جاوے گا۔

دیباچہ

مجھے اس دیباچہ میں اس امر کی توضیح کرنا مقصود ہے۔ کہ یہ ظاہر ہے کہ تصنیف کے حقوق کی پوری پوری آدائیگی کرنا ہر ایک کا کام نہیں ہے۔ لیکن میں نے جس مقصد کو پیش نظر رکھ کر ان **مسائل** کو مرتّب کیا ہے وہ صرف مخلصانہ خلقِ خدا کی خدمت کے ،، خدائے پاک کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے میری محنت کو نیک لگایا ہے۔ کہ **جمعیتہ تبلیغ الصّلوٰۃ** ’’دہلی کے ممبران نے کہ جس کا میں بھی ایک دینی خدمت گار (نائب صدر) تھا) اس مقصد کا احساس فرماتے ہوئے انکی اشاعت کے بار کو اپنے ذمّہ لیکر میری عزّت افزائی فرمائی۔ اور نہ صرف یہی بلکہ اسلام سے سچی محبت رکھنے والے حضرات نے بھی اس سے استفادہ اُٹھا کر مجھے ممنون فرمایا۔ حتیٰ کہ مسائل ختم ہو گئے۔ مگر مانگ ہے کہ برابر چلی آرہی ہے۔ لیکن چونکہ اب میں مستعفی ہو گیا ہوں اور اب میرا تعلق انجمن سے نہیں رہا ہے۔ اسلئے میں خواہشمند حضرات کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اسکی دوبارہ اشاعت کا بار اپنے سر لیتا ہوں لیکن شخصی حیثیت سے طبع کرا کے بطور نذر پیش کرنا ظاہر ہے کہ ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے اسلئے میں بھی ایسی معذور ہوں چنانچہ میں نے اسکی مختصر سی قیمت رکھدی ہے جس سے میری اصل رقم اُٹھ آئے۔ اور خواہشمند حضرات کو فائدہ بھی پہنچ جائے۔ اُمّید ہے کہ اسلام سے سچّی محبّت رکھنے والے حضرات اور اسلام کی خدمت کرنے والوں سے ہمدردی رکھنے والے حضرات اُسی طرح ہمّت افزائی فرما کر ممنون فرمائینگے۔

نیازمند فقیر محمّد رفیق عفی عنہ

خلاف کیا اس کا اسلام صحیح نہیں ہوا اور نا ہی اس سے بہرہ مند ہو سکتا ہے مومن
کی شان ہے کہ خدا و رسول کا فرمان سنکر پوری طرح اسپر عملی جامہ اور زیورات سے
مزین کرنے کی کوشش کرتا رہے جس سے کہ اس کی روحانیت زندہ رہے اور آخرت
میں اجر عظیم کا مستحق ہو کر جنت کی نعمتوں سے سرفراز و بہرہ مند کیا جائے یہ تو آپ کو
معلوم ہے کہ تمام مخلوق کو اس خدا نے پیدا کیا ہے جس کی ذات وصفات میں کوئی
شریک نہیں یہ بھی سمجھ لو کیوں پیدا کیا ہے اسلئے کہ اس کی عبادت پرستش پوجا یا بندگی
کی جائے جیسا کہ اس نے خود قرآن مجید میں فرما دیا ہے کہ نہیں پیدا کیا جنوں
کو اور انسانوں کو مگر اپنی عبادت کے لئے اور یہ بھی یاد رکھیئے کہ عبادت کرنے کا
اور اسکی یاد قایم رکھنے کا طریقہ یہی ہے کہ نماز قایم کیجائے کیونکہ اس نے خود فرما دیا ہے
وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (پارہ سولہواں) ترجمہ اور قایم کرو نماز کو میری یاد کے لئے
نماز کا ذکر قرآن شریف میں تقریبًا پانچسو جگہ آیا ہے اور احادیث میں بھی اس کی
بہت تاکید آئی ہے بعض مواقع پر تارک نماز کو کفر سے تشبیہ دی گئی ہے اسلئے
ہر بشر پر لازم ہے کہ نماز پڑھتا رہے ورنہ یہ یاد رکھے کہ مرنا ضرور ہے تو اس کی زادِ راہ
کے واسطے توشہ کا سامان ضرور ہونا چاہیئے۔ فنا ہونے کے بعد خدا سے کام پڑیگا
اس کی حضوری میں حاضر ہو کر اپنی کردار کی جوابدہی کرنی ہوگی اس زندگی میں کس
قدر اطاعت خداوندی کی دریافت کیا جائیگا حساب کتاب ہونیکے بعد جزا و سزا
موجود ہے اگر فرمانبرداری ہے عزت اور نجات دائمی کا خلعت وانعام و اکرام عطا
ہوگا اور اگر نافرمانی ہے تو سخت پریشانی کا مقابلہ ہے مالک حقیقی کی ناراضگی پھر کیسی
شرمندگی و ندامت ہوگی اسکے بعد سزا جو نہایت دردناک اور طرح طرح کے عذاب
کا سامنا جسکو انسان برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ ادھر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
سے کیسی خفت اٹھانی پڑے گی کہ انہوں نے کس محبت سے پیغام رسالت ہم تک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ ۝

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ۝ رواہ البخاری۔ جلد اول پارہ ۱ سطر

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کا قصر[2] پانچ ستونوں پر بنایا گیا ہے (۱) اِس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے بندے و رسول ہیں۔

(۲) اور نماز پڑھنا (۳) اور زکوٰۃ دینا (۴) اور رمضان کے روزے رکھنا (۵) اور خانہ کعبہ کا اُس شخص کو حج کرنا جو باعتبار راستہ کے طاقت رکھتا ہو یعنی اخراجات و امن وامان ہو

بخاری کی اس حدیث سے معلوم ہوگیا کہ اسلام کی بُنیاد اِن پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ توحید۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج۔ سو توحید کا بیان تو رسالہ رفیق الصلوٰۃ کے اوّل حصّے میں ہو گیا ہے۔ اب حصّہ دوم میں نماز کا بیان ہے۔ اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ جس نے اِن پانچوں چیزوں پر عمل کیا وہ کامیاب ہو گیا۔ اور وہی پکا مسلمان ہے۔ بشرطیکہ خالصاً للہ ہو۔ کسی کے دِکھلانے کو نہ ہو۔ اور جس نے اِس کے خلاف کیا۔

---

[1] یقیناً دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ [2] قصر محل کو کہتے ہیں۔

علیہ وسلم قال صلوٰۃ الجماعۃ تفضل صلوٰۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ رواہ البخاری۔

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز پر ستائیس درجہ ثواب میں زیادہ ہے یہ بخاری شریف کی حدیث ہے اور مسجد میں داخل ہوتے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھے۔ اور جاتے وقت پہلے سیدھا پیر رکھے اور آتے وقت الٹا پاؤں نکالے اسلئے کہ عبدالملک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حمید اور اسید انصاری سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھ لیا کرے۔ اللھم افتح لی ابواب رحمتک اور مسجد سے نکلتے وقت یہ پڑھ لیا کرے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔ یہ ابوداؤد کی حدیث ہے اور ابن ماجہ میں بھی ہے۔

نماز کا بیان

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا ۝ پارہ پندرھواں

ترجمہ

قائم کر نماز کو وقت ڈھلنے سورج کے اندھیری رات کی تلک اور قرآن پڑھ فجر کو تحقیق قرآن پڑھنا فجر کا ہے حاضر کیا گیا اس آیت سے مفسرین نے پانچوں وقت کی نماز ثابت کی ہے۔

وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلٰوتِہِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰئِکَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ ۝

پارہ انیسواں

پہنچایا اور فرمایا کہ شرک نہ کرنا اور نماز نہ چھوڑنا اور اُن کی ہمدردی جو کسی حالت میں
اپنی امت کو ہوئے ہیں اور وہ وعدۂ انعام و اکرام و بخشش جود و سخا کے پروردگار
سے کرائے والے بحال اس شخص کے کہ ایسے شفیق مہربان کی نصیحت و ہدایت
کو پس پشت ڈالدے اور نماز سے بالکل بے خبر ہو جائے اور اپنا اخیر کا انجام نہ
سوچے عقلمندی سے بعید ہے کہ ایک خیال خواب لذتِ دنیاوی کو باغوائے نفس
شیطان پیش نظر رکھنا اور مقصود اصلی جسمیں سراسر راحت و عیش و آرام دائمی
ہے بھلا دنیا اور برعکس اُسکے عذاب اُخروی کے مستحق بنجانا کیسی نادانی ہے یہاں
کی لذاتِ چند روزہ بمقابلہ وہاں کے عذاب کے یاد بھی نہ رہینگی یہ بھی معلوم ہوگا
کہ چند ساعت بھی ہمنے دنیا میں عیش پایا بس اس ہستی پر اسقدر تغافل کرنا
کہ اپنے پیدا کنندہ مالک خداوند کے سب احسانات کو فراموش کرکے نافرمان
بنجانا کیسی بےغیرتی ہے اور بجائے دوستی کے دشمن ہونا کہ اسکو واحد سمجھتا ہوا سجدہ
نہ کرنا اور اپنی ناک زمین پر رکھکے شرمندہ نہ ہونا معصیت کی وجہ سے اس حالت
میں سخت افسوس ہے اور حسرت کا مقام ہے یہ کام عاقل آدمی کا نہیں ہے کہ
شیطان کے بہکانے سے لذت دوامی کو چھوڑ کر دنیا میں اس خالق کے سجدہ کرنے
سے منہ موڑے سنو انسان وہ ہے کہ اس چند روزہ ہستی پر خاک ڈالے اور
بحصول نعمتہائے جاودانی کے ہمہ تن مصروف ہو جائے اور رب کریم کی انعام
ہائے بیکران کا مستحق بنجائے پھر دیکھو تم تھوڑا کام اس کی رضامندی کا کرو وہ بے
حساب انعامات عطا فرمیگا جب تک زندگی ہے معبود حقیقی کی خوشنودی کے
جویاں ہو جاؤ اور پانچوں وقت کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے رہو پھر اُدھر سے
ابر رحمت کا مینہ باران نازل ہونے لگے گا مگر نماز جماعت کے ساتھ ادا کرو کیونکہ
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ

وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ (پارہ چوتھا)

ترجمہ

نیک کاموں میں دوڑتے ہیں (نماز کے لئے) اور یہ لوگ شائستہ لوگوں میں سے ہیں

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ (پارہ تیسواں)

ترجمہ

خرابی[1] ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے بالکل بیخبر ہیں۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا[2]۔ (پارہ پانچواں)

ترجمہ

بیشک نماز مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے وقت معینہ پر۔

حضرات اگرچہ میں سمجھتا ہوں کہ جسقدر آیات قرآن کریم کی خداوند قدوس نے نماز کے متعلق نازل فرمائی ہیں ان سب کو تحریر میں لایا جائے تو بہت ضخیم اور موٹی کتاب بن جائیگی یہ خیال نہ کیجئے کہ یہ چند آیات ہی ہیں جو نماز کا امر کرتی ہیں اور نہیں ہوں گی میں بہت اختصار کر رہا ہوں۔ ورنہ مضمون بہت طویل ہو جائیگا حضرت حق نے ان آیتوں میں نماز کے متعلق کل احکام نافذ فرما دیئے ہیں پانچوں وقت نماز کا پڑھنا اور جو لوگ نماز پڑھتے ہیں انکو جنت میں انعامات واکرامات کا ملنا خاص طور پہ نماز عصر کا حکم دینا کہ اس کی حفاظت کیجائے۔

اور نماز کا فائدہ بتایا کہ وہ تمام بری باتوں سے روکتی ہے اور جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ یہ بھی بتا دیا کہ جو لوگ نماز سے غافل ہیں اُنسے نماز پڑھنے کے لئے کہا جائے۔ مگر کہنے والے خود بھی نماز پڑھتے ہوں۔ یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ

---

[1] ہر نماز کو وقت پر پڑھنا چاہئے مکروہ وقت پڑھنے سے خرابی ہے۔

[2] یعنی اوقات کی تخصیص پر دلالت کرتا ہے۔

ترجمہ

جو لوگ اپنی نماز کی نگہبانی رکھنے والے ہیں وہ جنتوں میں بزرگی دیئے گئے ہیں یعنی جنت کی نعمت سے بہرہ مند ہونگے

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ط (پارہ اکیسواں)

ترجمہ

بیشک نماز بیجا باتوں اور ناشائستہ حرکتوں سے روکتی اور بچاتی ہے اور بجائے خود اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔

وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْہَا۔ (پارہ سترواں)

ترجمہ

ایمان والوں کو بھی نماز کا حکم کیجئے اور خود بھی اس کے پابند رہئے۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔ (پارہ چھبیسواں)

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو اور پرہیزگار وہی ہے جو صوم صلوٰۃ کا پابند ہو اللہ خوب جاننے والا پورا خبردار ہے۔

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلٰوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ۔ (پارہ دوسرا)

ترجمہ

حفاظت کرو سب نمازوں کی عموماً اور درمیانی[1] والی نماز کی خصوصاً حفاظت کرو اور کھڑے ہو واسطے اللہ کے چپکے۔

---

[1] درمیانی نماز سے نماز عصر مراد ہے کہ دن رات کے بیچ میں ہے بخاری شریف میں آنحضرتؐ نے اسکی تاکید میں یہ فرمایا ہے کہ جسکی عصر کی نماز قضا ہوگئی گویا اسکا مال اور اولاد برباد ہوگئے۔

عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایتم لو ان نهرًا بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمسا الخ (مشکوٰۃ)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم بتاؤ کہ جس کے دروازے کے آگے پانی کی نہر چلتی ہو اور روزمرہ اسمیں پانچ مرتبہ نہائے تو کیا اسکے بدن پر میل رہجائے گا۔

صحابہ نے عرض کیا نہیں میل بالکل باقی نہیں رہیگا آپ نے فرمایا یہی مثال ہے پانچوں نمازوں کی کہ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو ان نمازوں کے سبب سے اسی طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی میل کو دور کر دیتا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

عن ابن مسعود قال ان رجلا اصاب من امرأة قبلة فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ اجمیع امتی کلھم الخ (رواہ الترمذی)

ترجمہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی نے غیر عورت کا بوسہ لے لیا تھا پھر اس نے آنحضور کی خدمت میں آکر یہ قصہ بیان کیا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیۃ نازل فرمائی۔ ترجمہ آیۃ اور نماز کو دن کے اول و آخر اور رات کی چند ساعت میں پڑھا کر کیونکہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ روایت متفق علیہ ہے۔

اس آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ یہ حکم میرے لئے ہے یا کہ سب کے لئے، آپ نے فرمایا نہیں یہ حکم میرے تمام امت کے واسطے ہے اور ایک روایۃ میں یہ ہے آپ فرماتے ہیں میری امت میں سے جو شخص اس آیت پر عمل کرے اسی کے واسطے یہ حکم ہے یہ روایۃ ابن ماجہ کی ہے۔

سکے ہاں عزت اُوسی کو ملیگی جو اس سے ڈر کر نماز روزے کے پابند رہیں گے اور اس کا بھی خلاصہ کر دیا کہ جس طریقہ پر اور جس وقت پر نماز پڑھنے کا حکم ہم نے دیا ہے اگر اسی طرح ہر نماز کو اپنے وقت پر ادا کر دیا تو نعمت اور عزت ملے گی اور اگر وقت کو ٹال کر یعنی مکروہ وقت میں نماز پڑھی تو خرابی ہے یعنی جہنم میں داخل ہونا ہوگا۔ کیونکہ ہم نے نماز کا وقت مقرر کر دیا فجر کی فجر کے وقت اور ظہر کی ظہر کے وقت غرض جب نماز کا وقت ہو اسکو وقت پر ادا کرو نماز کے وقتوں کا ذکر آگے اپنے موقع پر تفصیل کے ساتھ بیان ہوگا یہ میں نے مختصر اجمالی طور پر بتایا ہے کہ پروردگار عالم نے ان آیات مقدسہ میں سب کچھ نماز کے متعلق واضح کر دیا ہے اگر اسوقت انکی تفصیل کیجائے تو بھی یہ رسالہ بہت ضخیم ہو جائیگا۔ اب میں متعلق آیات چند احادیث تحریر کرتا ہوں جس میں وہ وہ چیزیں بیان ہونگی جس سے آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ نبی مکرم رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے کن پیارے الفاظ کے ساتھ نماز کی خوبیاں اور فوائد بیان فرمائے تاکہ ادنیٰ قابلیت کے انسان بھی اچھی طرح سمجھ لیں اور اُسپر عمل پیرا ہوں۔ ہر حدیث کے شروع میں چند الفاظ عربی ہونگے باقی اور ان کا ترجمہ ہوگا اس کے بعد نماز میں جو کچھ پڑھنا چاہیئے انکو بیان کیا جائے گا۔ اور ہر حدیث کے آخر میں کتاب کا حوالا ضرور ہوگا

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلوٰة الخمس والجمعة الی الجمعة و رمضان الی رمضان الخ رواه مسلم۔

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے تو پانچوں وقت کی نمازیں اور پچھلا جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان کے روزے دوسرے رمضان تک تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں

لہٰذا ان نماز روزے کے بارے تمام گناہ کیلئے کفارہ ہو جاتے ہیں۔

ایک درخت کی دو شاخیں پکڑ کر ہلائیں اور پتے گرنے شروع ہوئے آپ نے فرمایا اے ابوذر میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ مسلمان بندہ اگر خالصاً للہ سمجھکر نماز پڑہتا رہے تو اسکے گناہ بھی اس درخت کے پتوں کی طرح گر جاتے ہیں[1] یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر الصلوٰۃ یوما فقال من حافظ علیہا کانت لہ نورا وبرہانا ونجاۃ یوم القیمۃ الخ (مشکوٰۃ)

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جو شخص ہمیشہ نماز پڑہتا رہا تو اسکے لئے یہ نماز قیامت کے دن نور ایمان اور کمال ایمان کی دلیل اور نجاۃ کا سبب بن جائے گی اور جس نے یہ نماز ہمیشہ نہ پڑہی تو نہ اس کے لئے نور ایمان بنے گی اور نہ کمال ایمان کی دلیل اور نہ نجاۃ کا سبب ہوگی بلکہ یہ شخص قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان[2] اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا یہ روایت امام احمد اور دارمی نے نقل کی ہے

حکایت

حضرت عیسٰی علیہ السلام دریا کے کنارے کھڑے ہوئے تھے کہ ایک پرند جانور کیچڑ

---

[1] یعنی جو صغیرہ گناہ کے بعد نماز پڑہے تو اس کے گناہ معاف ہوجائیں گے۔

[2] ہامان فرعون کا وزیر تہا اور ابی بن خلف ایک کافر تہا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں اپنے دست مبارک سے اسے قتل کیا تہا اور اسی لئے اسکو تمام امت کے بدبختوں سے زیادہ بدبخت شمار کیا جاتا ہے اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ برابر پنج وقتہ نماز نہیں پڑہتے اور کبھی کبھی پڑہ لیتے ہیں انکی یہ کیفیت ہوگی اور جو کبھی بھی نماز نہیں پڑہتے انکی سزا خدا ہی جانتے کیا ہوگی لہذا نماز کی ضروری پابندی چاہئے۔

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترك الصلوٰۃ رواہ مسلم۔

ترجمہ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نماز کا چھوڑنا مومن بندے اور کفر کے درمیان سے پردہ[1] دور کر دیتا ہے یہ حدیث مسلم میں ہے

عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس صلوات افترضا من اللہ تعالیٰ الی اخرہ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ

حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں جس شخص نے اچھی طرح وضو کر کے وقت پر انہیں پڑھا اور ان میں رکوع اور خشوع کو پورا کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے بخشنے کا ذمہ وار ہو جاتا ہے اور جس نے ایسا نہ کیا اس کا اللہ تعالیٰ ذمہ وار نہیں اگر چاہے بخش دے اور اگر چاہے اُسے عذاب دے یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام مالک اور نسائی نے بھی اسی طرح نقل کی ہے۔

عن ابی ذر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج زمن الشتاء والورق عن ھذہ الشجرۃ الی رواہ احمد۔

ترجمہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ گرمی کے موسم میں باہر تشریف لے گئے اس موسم میں درختوں کے پتے گر رہے تھے آنحضورؐ نے

---

[1] یعنی نماز پڑھنا آدمی کو کفر سے روک دیتا ہے بلکہ ایمان اور کفر کے درمیان پردہ ہو جاتا ہے۔ اور جب نماز ترک ہو جاتی ہے تو یہ پردہ ٹوٹ جاتا ہے اور آدمی کفر کے قریب ہو جاتا ہے۔

ملیگا کہ جو دنیا میں رہ کر خدا اور رسول کا مطیع و فرمانبردار بنجائے اور لذات دنیوی کو چھوڑ کر مولا حقیقی کا طالب اور چاہنے والا بن جائے۔ ابھی ہر شخص جانتا ہے کہ ہمکو مرنا ضرور ہے اور مرنے کے بعد رب العزت کی حضوری میں پیش ہونا ہے جب وقت آجائیگا ایک منٹ آگے پیچھے نہیں ہوسکتا۔ ایسے مقام پر جانا پڑے گا جہاں پر سوائے اعمال صالح کے اور کچھ کام نہیں آئیگا یہ مال و دولت سب یہیں پڑا رہیگا کچھ کام نہیں دیگا۔ وہی کام آئیگا جسنے ہمکو پیدا کیا ہے اُس سے ڈر کر عبادت میں مصروف ہونا چاہیئے۔ اور پیارے دوستو جب ہمنے بندہ کہا ہے تو بندہ بنکر دکھانا چاہیئے۔ بندہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ خداوند تعالیٰ کا حکم معلوم ہوجائے تو پھر اُس کے سامنے اپنی عقل کو بالکل دخل نہ دیں اور سچے دل سے اُس پر ایمان لے آئیں اور بندگی کا طوق اپنے گلے میں ڈالکر بندہ ہونیکا کامل ثبوت دیں تاکہ مرنیکے بعد بھی جب سوال کرنیوالے قبر میں آن کر سوال کریں کہ بتا تیرا رب کون ہے تو وہ فوراً کہدے کہ میرا رب اللہ ہے جسکے فرمان کو میں اپنی زندگی میں نہیں بھولا۔ آج میں اس مالک کو کیونکر بھول سکتا ہوں سائل کو گور میں نڈر ہوکر وہی جواب دے سکتا ہے جو اپنی حیات میں خدا اور رسول کا فرمانبردار ہوکر رہا ہو حرام کو حرام تصور کیا اور حلال کو حلال جان کر عمل کرتا رہا ہو جن باتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بچتا رہا ہو اور اگر اللہ و رسول کے فرمان کو پس پشت ڈال دیا ہو یا اپنے ناجائز دنیوی فائدہ کی وجہ سے جھٹلانیکی کوشش کی ہو تو وہ رہینگے لوگ جواب سے قاصر یاد رکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ میں دنیا میں ہاتھ اور منہ کے جتنے باجے ہیں سب کو مٹانے کے لئے آیا ہوں لیکن اس فرمان کو دنیا پرست انسان سنکر بھی بغرض نفسانی خواہشات تاویلیں کرتے ہیں اور گراموفون میں قرآن شریف وعظ وغیرہ بھر کر سنتے ہیں اور غریب بھولے بھالے آدمیوں کو ترغیب دیکر جہنم کے راستہ پر ڈالدیتے ہیں یا بائسکوپ اور تھیٹر وغیرہ کو دیکھنا اپنا دینی کام و تبلیغی سیڑھی گمان کرتے ہیں ایسے لوگ قبر میں نکیرین کو صحیح جواب کیسے دے سکتے ہیں اُن کو فوراً توبہ کرنی چاہیئے کہ آئندہ وہ ان تمام منکرات مندرجہ بالا سے گریز کریں وہ اللہ مہربان ہے معاف فرما دیگا۔

میرے آقا و مولا فخر عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام اعمال میں نماز

میں غوطہ مار کر نکلا، تو وہ بدشکل ہوگیا۔ پھر اس نے دریا میں غوطہ مارا تو وہ پہلے جیسا ہوگیا
اسی طرح پانچ دفعہ کیا حضرت عیسیٰ اسکو دیکھکر متعجب ہوئے اتنے میں جبرائیل اترے
اور کہا اے عیسیٰ حق تعالیٰ نے اس پرندے کو اس شخص کی مثال کہا ہے جو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی امت سے پانچوں وقت کی نماز ادا کرتا ہے پرندے کے اوپر جو کیچڑ ہے
وہ گناہوں کے مانند ہے اس کا نہانا پانچوں وقت کی نماز فضیلت اور ثواب کے
مانند ہے یعنی پانچوں وقت کی نماز تمام گناہوں سے پاک کر دیتی ہے نماز کی فضیلت
میں کثرت سے حدیثیں موجود ہیں مگر یہاں مختصر تحریر کرنا مقصود ہے۔

محترم بزرگو، دوستو۔ آپ کو کلام ربانی اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے معلوم ہوگیا کہ جو چیز خدا و رسول کو پسند ہے وہ نماز ہے جو پانچوں وقت ادا کیجائے
چنانچہ جو لوگ وقت پر نماز کو ادا کرنے والے ہیں اللہ اور رسول ایسے لوگوں سے خوش ہوتے
ہیں اور ان کو بسبب طاعت اور فرمانبرداری کے بڑے بڑے انعام و اکرام کی
بارش سے مالامال اور بہرہ مند فرماتے ہیں نیز انسانیت اور عبدیت کا تاج ان
کے سر پر رکھکر جنت میں بادشاہوں سے زیادہ عیش آرام کی حکومت عطا فرمائینگے
دنیاوی حکومت اور جنتی بادشاہت کا مقابل غور کیجئے کہ دنیا میں اگر کوئی بادشاہ یہ
چاہے کہ میں فلاں چیز کھاؤں تا وقتیکہ وہ کسی سے منگائے نہیں یا خود جاکر وہ چیز
نہیں لائے تو وہ کھا نہیں سکتا مگر جنت کی بادشاہت خدا کے فضل سے عجیب
وغریب ہے، اور وہ یہ ہے کہ جس وقت جنتی کی طبیعت چاہے گی کہ میں انگور کھاؤں یا کوئی
اور چیز تو اسکو اس بات کا فکر نہیں ہوگا کہ یہ چیز کسی ملازم یا کسی خدمت گذار سے
منگا کر کھاؤں بلکہ اس کا ارادہ کرتے ہی وہ شیا خود حاضر ہوگی مثلاً طبیعت چاہی
کہ میں سیب کھاؤں تو فوراً ارادہ کرتے ہی سیب کی ڈالی اس کے سامنے لٹک جائیگی
اور وہ توڑکر کھالیگا۔ یہ ہے پوری آزادی کی بادشاہت اور یہ شاہی تخت تاج اس کو

بخاری شریف کی ہے۔

فرائض الصلوٰۃ

نماز کے ۱۳ فرض ہیں، ۷ فرض تو نماز سے خارج ہیں اور ۶ فرض نماز کے اندر ہیں یہ وہ فرائض بیان کئے جاتے ہیں جو نماز سے خارج ہیں اگر ایک بھی فرض رہ گیا تو نماز ادا نہیں ہوگی اچھی طرح یاد کر لیجئے۔

(۱) بدن کا پاک ہونا فرض ہے وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (پارہ چھٹا)

ترجمہ۔ اگر تم پر غسل واجب ہو تو خوب پاک ہو جاؤ۔

(۲) کپڑوں کا پاک وصاف ہو جانا فرض ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ پارہ انتیسواں

ترجمہ۔ اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو پس ڈرا لوگوں کو اور پروردگار اپنے کی پس بڑائی کر اور کپڑوں کو پاک کر خلاصہ مطلب اللہ تعالیٰ نے اپنی برگزیدہ مخلوق کو ہدایت کی ہے۔ کہ لباس کو پاک رکھو اس آیۃ میں حکم عام ہے نبی ہو یا کوئی اور نمازی ہو نماز کے لئے لباس کا پاک رکھنا ہر بشر پر لازمی ہے

(۳) ستر کا ڈھانکنا فرض ہے۔ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (پارہ آٹھواں)

ترجمہ۔ لو زینت اپنی نزدیک ہر نماز کے خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ خداوند قدوس نے مخلوق برگزیدہ کو ادب سکھلایا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو وقت تم نماز کے لئے مساجد میں جایا کرو تو لباس پہنکر مزین ہو کر جایا کرو۔

(۴) نماز کے لئے جگہ پاک ہونا فرض ہے۔ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ پارہ انیسواں

ترجمہ اور پلیدی کو پس چھوڑ دے خلاصہ کلام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی ممتاز مخلوق کو ہدایت کی ہے کہ ہر طرح کی پلیدی سے جگہ کو پاک رکھو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اگرچہ اس آیت سے عموم ثابت ہے۔ یعنے پاکی بدن کی اور کپڑے اور جگہ کی مگر نہ کھو بلکہ کی پاکی کا ثبوت دینا مقصود ہے اس واسطے میں نے جگہ کا ذکر خاص کیا ہے اور جملہ اہل اسلام کے

بہت ہی پسند تھی چنانچہ اپنے نسائی شریف میں فرمایا ہے کہ لوگوں میری آنکھیں نمازیں ٹھنڈی ہوتی ہیں اسکو ترک نہ کرنا۔ عزیزو سمجھو اگر ہم منصف مزاج ہیں تو ہم کو چاہیے کہ پنجگانہ نماز پڑھیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی چشم مبارک ٹھنڈی کرکے شفاعت کے مستحق بنجائیں ورنہ ہمارا کیا منہ ہے کہ حضورؐ کی آنکھیں ٹھنڈی کئے بغیر شفاعت کرانی کی آرزو دلمیں رکھیں۔ سنو نماز سے پہلے آذان دینی چاہیے خواہ جنگل میں ہو یا مسجد میں اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر آذان کہنی چاہیے اور جو لوگ آذان کے سننے والے ہوں انکو بھی چاہیے کہ جو الفاظ موذن کہے وہی الفاظ اس کے ساتھ ساتھ کہتے جائیں مگر حَیَّ عَلَے الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَے الْفَلَاحِ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور اذان کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم میں سے سننے والا بھی یہ کہے اللہ اکبر اللہ اکبر اور جب موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے اور جب وہ اشہد ان محمداً رسول اللہ کہے تو یہ بھی اشہد ان محمداً رسول اللہ کہے اور جب وہ حیّ علی الصلوٰۃ کہے تو یہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور جب وہ حیّ علیٰ الفلاح کہے تو یہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور جب وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور جب وہ لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی لا الہ الا اللہ کہے جس نے یہ کلمے صدق دل سے کہے وہ جنت میں جائیگا یہ مسلم شریف کی روایت ہے۔

اذان کے بعد کی دعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے اذان سنکر یہ دعا پڑھی۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ تو قیامت کے روز میری شفاعت اسکے واسطے ضرور ہوگی یہ روایت

کہ اللہ اکبر کہو اس لفظ سے بڑائی اور بزرگی حق تعالیٰ کی ثابت ہوتی ہے اور عبادت اس کو کہتے ہیں کہ جناب باری کی بزرگی اور بڑائی اور اپنی انکساری اس کے دربار میں بیان کیجائے۔

(۲) قیام فرض ہے۔ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ ۝ (پارہ دوسرا)

ترجمہ اور کھڑے ہو تم واسطے اللہ کے خاموشی کے ساتھ (خلاصہ) مطلب اس آیت میں جناب باری تعالیٰ نے ہدایت کی ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھو علماء محققین فرماتے ہیں کہ اس آیت سے نماز کے لئے قیام کرنا ثابت ہے۔

(۳) قراۃ فرض ہے یعنی کچھ قرآن شریف پڑھنا۔ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ پارہ ۲۹

ترجمہ۔ پس پڑھو جو میسر[1] ہو قرآن سے (خلاصہ) مطلب اس آیت میں جناب باری تعالیٰ نے اپنی پیاری مخلوق کو ہدایت کی ہے کہ نماز میں قرآن پڑھا کرو تاکہ تمہاری نماز مقبول ہو۔

(۴) رکوع فرض ہے یعنی اللہ اکبر کہکر جھک جانا۔ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ (پارہ اول)

ترجمہ اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والوں کے (خلاصہ) مطلب اللہ تبارک تعالیٰ نے اس آیت میں اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ نماز میں رکوع کیا کرو۔ اور اس پر امت کا اجماع ہے کہ نماز میں رکوع کرنا فرض ہے۔

(۵) سجدہ فرض ہے یعنی اللہ اکبر کہکر زمین پر سر رکھدینا وَاسْجُدُوْا (پارہ سترہواں)

ترجمہ۔ اور سجدہ کرو تم۔ خلاصہ مطلب جناب باری تعالیٰ نے اپنی ممتاز اور پیاری مخلوق کو ہدایت کی ہے کہ نماز میں سجدہ کرو اس مضمون کی اور بھی آیتیں ہیں مگر ہمکو اختصار کرنا ہے۔

(۶) قاعدہ اخیرہ فرض ہے یعنی بیٹھکر التحیات للہ الخ پڑھے فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا (پارہ پانچواں)

ترجمہ۔ پس اللہ کو یاد کرو تم ہر حالت میں (بیٹھے ہوئے ہو یا کھڑے ہو)

---

[1] یعنی جو تمہارے یاد ہو قرآن میں سے

نزدیک عبادت پاک جگہ کرنی چاہیے اور اعلےٰ درجہ کی عبادت نماز ہے اس لئے پاک جگہ نماز پڑہنا فرض ہے۔

(۵) نماز کا وقت ہونا فرض ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ٥ (سپارہ پانچواں)

ترجمہ۔ تحقیق نماز ہے اوپر مسلمانوں کے لکھی ہوئی وقت مقرر کئے ہوئے ہیں خلاصہ مطلب جناب باری تعالیٰ نے پانچ وقت نماز کے معین اور مقرر فرمادیئے ہیں نمازی پر لازم ہے کہ دربار الٰہی کا وقت معلوم کرکے اس کے دربار میں حاضر ہوکر عاجزی کا ثبوت دے تاکہ حاجت پوری ہو

(۶) قبلہ کی طرف منہ کرنا فرض ہے فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ طپارہ دوسرا

ترجمہ۔ پس پھیر منہ اپنے کو طرف مسجد الحرام کے

خلاصہ مطلب جناب باری تعالیٰ نے اس آیت بینہ میں ہدایت فرمائی ہے کہ نماز میں منہ کو قبلہ کی طرف پھیرلو اس آیت سے عموم ظاہر ہے کوئی شخص بھی نماز پڑہے اسکو قبلہ کی طرف منہ کرنا ضرور ہوگا۔

(۷) نیت کرنا فرض ہے۔ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۔

ترجمہ اور نہیں حکم کئے گئے مگر یہ کہ عبادت کریں اللہ کو خالص کرکر واسطے اس کے دین کو۔ خلاصہ اس آیت میں خداوند قدوس نے مخلوق کو ہدایت کی ہے کہ ہر نیک کام کو خدا کی رضا کے لئے کرو اور نیت کرلو کہ اس کام کو میں خالصتاً اللہ کے واسطے کرتا ہوں اور اپنے اعمال کو ریا سے پاک رکھو تاکہ تمکو خدائے تعالیٰ کے دربار سے نیک کام کرنے کا ثواب عطا ہو پارہ تیسواں۔

یہ وہ فرائض بیان کئے جاتے ہیں جو نماز کے اندر ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ فرض ہے وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ٥ پارہ انیسواں)

ترجمہ اور پروردگار اپنے کی پس بڑائی کر خلاصہ مطلب تمام اہل اسلام کے نزدیک تکبیر اولیٰ کہنی فرض ہے اور اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو ہدایت کی ہے

(۸) لفظ سلام سے نماز ختم کرنا عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یختم الصلوٰۃ بالتسلیم۔ (رواہ مسلم)

(۹) ظہر عصر میں قراۃ آہستہ پڑھنا عن ابی معمر قلت لخباب بن الارت اکان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظہر والعصر قال نعم قلت بای شیئ کنتم تعلمون قراءتہ قال باضطراب لحیتہ رواہ البخاری

(۱۰) مغرب عشا اور فجر میں قراۃ باواز بلند پڑھنا۔ عن محمد بن جبیر ابن مطعم عن ابیہ قال سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم قرأ فی المغرب بالطور (بخاری)

البراء قال سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقرأ فی العشاء بالتین والزیتون وما سمعت احدا احسن صوتا منہ او قراءۃ (بخاری)

باب الجہر بقرأۃ صلوٰۃ الفجر وقالت ام سلمۃ طفت وراء الناس والنبی صلے اللہ علیہ وسلم یصلی یقراء بالطور (رواہ البخاری)

(۱۱) جمعہ عیدین اور تراویح میں قرأت بلند آواز سے پڑھنا۔ عن النعمان بن بشیر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یقراء فی العیدین ویوم الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلے وھل اتٰک حدیث الغاشیہ۔ رواہ النسائی

(۱۲) وتر میں قنوت پڑھنا۔ قال الحسن بن علی علمنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کلمات اقولہن فی الوتر۔ رواہ الترمذی۔

(۱۳) عیدین میں چھ تکبیریں کہنا۔ عن جدہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کبر فی العیدین۔ رواہ الترمذی۔

ان واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے اور اگر کسی واجب کو قصداً چھوڑ دے تو اگرچہ فرض تو ذمہ سے ساقط ہو جاتے ہیں، مگر نماز کا اعادہ واجب ہوتا ہے۔ یعنی دوبارہ پڑھنا یا لوٹانا ضروری ہے۔

خلاصہ مطلب اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ عابدوں کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ کھڑے ہوکر اور بیٹھ کر عبادت الٰہی کرتے ہیں اور اول درجہ کی عبادت نماز ہے جو مجموعہ عبادات ہے۔ پس اس آیت سے اگرچہ صراحۃً نہیں مگر اجمالاً قعدہ ثابت ہوا۔

نماز کے واجبات کا بیان

(۱) الحمد پڑھنا واجب ہے۔ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یستفتح الصلوٰۃ بالتکبیر والقراءۃ بالحمد للہ رب العٰلمین رواہ مسلم

(۲) الحمد کے ساتھ کوئی سورت ملانا۔ عن ابی قتادۃ قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظہر فی الاولیین بام الکتاب وسورتین۔ (مشکوٰۃ)

(۳) فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں قراءۃ کرنا۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلے المغرب بسورۃ الاعراف فرقہا فی رکعتین۔ رواہ النسائی۔

(۴) رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم ارکع حتیٰ تطمئن راکعا ثم ارفع حتیٰ تستوی قائما رواہ البخاری

(۵) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرنا۔ عن البراء قال کان سجودہ و بین السجدتین۔ (مشکوٰۃ شریف)

(۶) ترتیب کا لحاظ رکھنا۔ عن البراء قال کان رکوع النبی صلے اللہ علیہ وسلم وسجودہ وبین السجدتین واذا رفع من الرکوع ماخلا القیام والقعود قریبا من السواء متفق علیہ۔

(۷) پہلا قعدہ یعنی دوسری رکعت میں بیٹھنا۔ عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و یکبر حین یقوم من الثنتین بعد الجلوس متفق علیہ۔

رکوع میں کم از کم سبحان ربی العظیم ۳ بار کہنا رکوع میں گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا پاؤں پر نگاہ رکھنا سجدہ میں ناک کی طرف نگاہ رکھنا، اعضا پر سجدہ کرنا جلسہ اور قعدہ میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو کھڑا رکھنا[1] التحیات[2] پڑھنا درود شریف پڑھنا۔ دعا پڑھنا۔ اور سلام کے وقت دونوں طرف منہ پھیرنا ان سنتوں کے چھوڑنے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا اور نہ نماز فاسد ہوتی ہے مگر قصداً چھوڑنا نہایت ہی مذموم ہے۔ بہتر یہی ہے کہ سرور عالم رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی سنت بھی عمل سے خالی نہیں رہنی چاہیے اسلئے کہ جناب باری تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرما دیا کہ[3] اے نبی کہ اگر تم اللہ کو دوست بنانا چاہتے ہو تو میری اتباع سنت کرو اللہ تم سے راضی ہو جائیگا اور تم کو دوست بنالیگا اسلئے سنتوں کا یاد کرنا بھی ضروری ہے یاد کرنا چاہیے

مکروہات نماز کا بیان

عن ابی موسیٰ قال مرض النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاشتد مرضہ فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس قالت عائشۃ انہ رجل رقیق اذا قام مقامک لم یستطع ان یصلے بالناس قال مری ابا بکر فلیصل بالناس فعادت فقال مری ابا بکر فلیصل بالناس فانکن صواحب یوسف فاتاہ الرسول فصلے بالناس فی حیوۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری۔

ترجمہ۔ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپکا مرض بڑھ گیا تو آپنے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاویں حضرت عائشہ نے کہا

---

[1] عورتوں کو دونو پاؤں سیدھی طرف نکال کر سرین پر بیٹھنا چاہیے۔

[2] قعدہ میں اتنی دیر بیٹھنا کہ جتنی دیر میں التحیات پڑھی جائے واجب ہے۔

[3] اس مضمون کی آیتیں تیسرے پارہ سورہ آل عمران کے تیسرے رکوع میں ہیں

سجدہ سہو کا بیان

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان احدکم اذا قام یصلے جاءہ الشیطان فلبس علیہ حتیٰ لا یدری کم صلے فاذا وجد ذلک احدکم فلیسجد سجدتین وھو جالس متفق علیہ۔

مشکوٰۃ شریف

کسی واجب کے سہواً چھوٹ جانے یا مکرر ہو جانے یا کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے سجدہ سہو کرنا واجب ہوتا ہے سجدہ سہو کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرے اور پھر التحیات درود وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ عید اور بقرعید اور ہر بڑی جماعت کی نماز میں سجدہ سہو ساقط ہو جاتا ہے اور یہ اسلئے کہ ازدہام کثیر ہونیکی وجہ سے نماز میں گڑبڑی مچ جانیکا اندیشہ ہوتا ہے۔

نماز کی سنتوں کا بیان

قال اخبرنی ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن الحارث انہ سمع اباھریرۃ یقول کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حین یرفع صلبہ من الرکعۃ ثم یقول وھو قائم ربنا لک الحمد ثم یکبر حین یھوی ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یکبر حین یسجد ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یفعل ذلک فی الصلوٰۃ کلھا حتیٰ یقضیھا ویکبر حین یقوم من الثنتین بعد الجلوس۔ رواہ البخاری

تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا عورتوں کو سینہ پر ہاتھ باندھنا چاہیے۔ سبحانک اللھم پڑھنا۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا رکوع اور سجدہ کرتے وقت اللہ اکبر کہنا

لہ لیکن اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم امام کے ساتھ نہیں پڑھ سکتے تنہا پڑھنا چاہیئے۔

نماز سے علیحدہ ہو جائے یہ روایت ابو داؤد کی ہے۔ قصداً یا سہواً کلام کرنا یا سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا ان سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اپنے امام کے سوا اور کو لقمہ دینا چھینک یا اذان کا جواب دینا خوشی کی بات سنکر الحمد للہ کہنا غم کی بات پر انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا دونوں ہاتھوں سے کچھ کام کرنا آہ یا اُف کرنا قرآن مجید دیکھکر پڑھنا کچھ کھانا یا پینا کوئی فرض بغیر عذر شرعی کے چھوڑ دینا سجدہ کے اندر دونوں پاؤں زمین سے اٹھا لینا قرآن شریف ایسا غلط پڑھنا کہ جس سے معنے بدل جائیں وضو کا ٹوٹ جانا آواز سے درد و تکلیف کی وجہ سے رونا[1] وغیرہ وغیرہ ان تمام باتوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے انکو اچھی طرح یاد کرنا چاہیے۔

نماز کے وقتوں کا بیان

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَتَاہُ سَائِلٌ یَسْئَلُہٗ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ شَیْئًا قَالَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِیْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا یَکَادُ یَعْرِفُ بَعْضُہُمْ بَعْضًا ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالظُّہْرِ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدِ انْتَصَفَ النَّہَارُ وَہُوَ کَانَ اَعْلَمَ مِنْہُمْ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِیْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ اِلٰی اٰخِرِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

ترجمہ

ابی موسیٰ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق آیا ایک سائل آپ کے پاس سوال کرتا تھا وہ آپ سے نماز کے وقتوں کا پس حضور نے اس کو کوئی جواب نہ فرمایا پس

---

[1] اگر نماز میں عذاب والی آیت پڑھی جائے اور خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ڈر کر روئے تو ایسی حالت میں نماز نہیں ٹوٹے گی۔

کہ (حضرت) وہ ایک نرم دل آدمی ہیں۔ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہونگے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے پھر آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھا دیں اور بیشک تم یوسف کی ہمنشین عورتیں ہو[1] پس ابوبکر کے پاس قاصد یہ حکم لیکر آیا اور انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لوگوں کو نماز پڑھائی یہ بخاری شریف کی روایت ہے۔

ناظرین یاد رکھو عالم کے ہوتے ہوئے جاہل کو امام بنانا کوک پر ہاتھ رکھنا۔ آستین سے ہاتھ باہر نکالنا کپڑا سمیٹنا انگلیاں چٹخانا۔ دائیں بائیں گردن موڑنا۔ انگڑائی لینا کتے کی طرح بیٹھنا سجدہ میں ہاتھ زمین پر رکھنا پیٹ کو رانوں سے ملانا بغیر عذر کے چار زانوں بیٹھنا امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا صرف امام یا صرف مقتدیوں کا ایک ہاتھ کی بلندی پر کھڑے ہونا سامنے یا سر پر تصویر کا ہونا تصویر والے کپڑے سے نماز پڑھنا پیشاب پاخانہ یا بھوک کے وقت نماز پڑھنا۔ سر کھول کر نماز میں کھڑے ہونا۔ منہ میں روپیہ وغیرہ یا اور کوئی ایسی چیز رکھکر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قرات کرنے سے مجبور نہ رہے اور اگر قرات سے مجبوری ہو جائے تو بالکل نماز نہ ہوگی۔ یہ تمام چیزیں نماز میں مکروہ ہیں۔

نماز کے توڑنے والی چیزوں کا بیان!

عن عائشہ رضی اللہ عنہا انہا قالت قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا احدث احدکم فی صلوتہ فلیاخذ بانفہ ثم لینصرف رواہ ابوداؤد ومشکوات۔

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے نماز میں بے وضو ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اپنی ناک[2] پکڑ کر

---

[1] یعنے جس طرح حضرت یوسف سے مصر کی عورتیں ان کے خلاف مرضی گفتگو کرتی تھیں اسی طرح تم بھی مجھ سے میری خلاف مرضی گفتگو کرتی ہو۔

[2] تاکہ لوگ یہی گمان کریں کہ اسکی ناک سے نکسیر پھوٹی ہے اور اس کا عیب چھپا رہے کیونکہ لوگ اسے بے حیائی میں شمار کرتے ہیں لہذا اس کا چھپانا افضل ہے۔

کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے صبح صادق تک رہتا ہے۔ عید اور بقر عید کی نماز کا وقت جب آفتاب ایک بانس کے برابر بلند ہو جائے تو شروع ہوتا ہے اور زوال تک رہتا ہے۔ نیز سورج نکلنے کیوقت اور وقت غروب بھی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے احادیث میں سخت ممانعت آئی ہے نماز کی ترکیب کا بیان کرنے سے پہلے وقت کا بیان اس واسطے کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وقت کو فرض کیا ہے بغیر وقت کے نماز ادا نہیں ہو سکتی لہذا نہایت غور کر کے اوقات یاد کر لینے چاہیئے تاکہ خدا کے دربار سے بسبب وقت صحیح پر حاضر ہونے کے انعام واکرام کی بارش سے سیراب ہو جائے۔

سنت مؤکدہ اور فرضوں کے رکعتوں کی تعداد

سنت مؤکدہ فرض سے پہلے وقت نماز فرض سنت مؤکدہ فرض سے پیچھے تعداد فرض رکعت

وقت	تعداد سنت مؤکدہ فرض سے پہلے	تعداد فرض	تعداد فرضوں کے بعد سنت مؤکدہ	تعداد کل رکعتیں
فجر	۲	۲	۰	۴
ظہر	۴	۴	۲	۱۰
عصر	۰	۴	۰	۴
مغرب	۰	۳	۲	۵
عشاء	۰	۴	۲	۹
			۳ - وتر	

حکم کیا بلال کو پس تکبیر کہی صبح کی نماز کی جسوقت صبح صادق طلوع ہوگئی اور آدمی نہیں پہچانتے تھے بعض بعض کو پھر حکم کیا آپنے بلال کو پس تکبیر کہی ظہر کی نماز کی جسوقت ڈھل گیا شمس اور کہنے والا کہتا تھا کہ نصف ہوا دن اور حضور تھے زیادہ جاننے والے اصحاب سے پھر حکم کیا آپنے بلال کو پس تکبیر کہی عصر کی نماز کی اور آفتاب بلند تھا پھر حکم کیا حضور نے بلال کو پس تکبیر کہی بلال نے مغرب کی نماز کی جبکہ سورج واقع ہوا یعنی غروب ہوگیا پھر حکم کیا حضور نے بلال کو پس تکبیر کہی بلال نے عشاء کی نماز کی جبکہ غائب ہوگئی شفق یعنے سفیدی زائل ہوگئی پھر موخر کیا حضور نے صبح کی نماز کو یہاں تک کہ لوٹے حضور نماز سے اور کہنے والا کہتا تھا کہ نکل آیا آفتاب یا قریب تھا نکلنے کے پھر موخر کیا حضور نے ظہر کی نماز کو کہ قریب ہوا گزشتہ دن کی عصر کا وقت پھر موخر کیا حضور نے عصر کو یہانتک کہ لوٹے حضور نماز سے اور کہنے والا کہتا تھا کہ سرخ ہوگیا آفتاب یعنی زرد ہوگیا پھر موخر کیا حضور نے مغرب کی نماز کو یہانتک کہ دور ہوگئی سفیدی پھر موخر کیا عشاء کو یہانتک کہ ہوگئی تہائی رات پہلی پھر صبح ہوگئی پس بلایا حضور نے سائل کو پس فرمایا آپنے کہ وقت ان کے درمیان میں ہے جو دو دن دیکھا تو نے۔

خلاصہ مطلب فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور طلوع آفتاب تک رہتا ہے ظہر کی نماز کا وقت آفتاب ڈھل جانے کے بعد سے شروع ہوکر ہر چیز کے سایہ کے دوچند ہونے تک رہتا ہے دوچند سایہ سے مراد اصلی سایہ کے علاوہ ہے سایہ اصلی وہ ہے جو عین زوال کے وقت ہوتا ہے۔ ظہر کے وقت کے بعد سے عصر کا وقت شروع ہوکر آفتاب کے غروب ہونے تک رہتا ہے لیکن جب آفتاب پر زردی آجائے تو مکروہ وقت ہو جاتا ہے۔

مغرب کا وقت آفتاب غروب ہونیکے بعد سے شروع ہوتا ہے اور شفق کے غروب ہونے تک رہتا ہے اور عشاء کا وقت غروب شفق کے بعد سے شروع ہوکر صبح صادق تک رہتا ہے۔ لیکن نصف رات کے بعد مکروہ وقت ہو جاتا ہے وتر

ترجمہ

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جو پروردگار عالموں کا بخشش کرنیوالا مہربان مالک ہے دن جزا کا۔ تجھی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہم دکھا ہمکو راہ سیدھی راہ ان لوگوں کی کہ انعام کیا ہے تونے اوپر اُن کے سوائے اُن کے کہ غضب کیا ہے اوپر ان کے اور نہ گمراہوں کی، اس دعا کے بعد آمین خاموشی سے کہے کیونکہ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام وَلَا الضَّالِّيْنَ کہے تو تم بھی آمین کہو اور فرشتہ بھی آمین کہتے ہیں جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی اُس کے اگلے پچھلے گناہ[1] معاف ہو جاتے ہیں یہ روایت ترمذی کی ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ

ترجمہ

کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہیں جنا اس نے اور نہ وہ جنا گیا اور نہیں واسطے اسکے برابری کرنیوالا کوئی پھر اللہ اکبر کہکر رکوع میں جائے اور دونوں ہاتھوں سے گھٹنے مضبوط پکڑے اور اتنا جھکے کہ سر اور کمر برابر رہے کیونکہ ابو حمید نے اپنے اصحاب میں بیٹھکر یہ بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر جما دیئے تھے اس کے بعد اپنی پیٹ کو جھکا دیا یہ روایت بخاری شریف کی ہو اور پھر کم از کم تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہے اسلئے کہ عون بن عبداللہ نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے رکوع میں جاتے تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہہ لے اسکا رکوع پورا ہو گیا اور تین بار کہنا ادنی مرتبہ ہو یہ ترمذی شریف کی روایت ہے اس کا ترجمہ یہ ہے میرا رب عظمت والا قدوس سے پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو اور پڑھے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اس کے معنے ہیں اللہ تعالیٰ سنتا ہے جو اس کی خوبیاں کرتے ہیں اے ہمارے رب سب تعریف تیرے ہی لئے ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ ابوہریرہ سے روایت سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام

[1] جو صغیرہ گناہ ہیں۔ وہ سب معاف ہو جاتے ہیں

مذکورہ بالا سنتوں کا نہ پڑھنے والا بلا عذر شرعی کے گناہگار ہوگا کیونکہ یہ سنت
مؤکدہ ہیں البتہ سنت غیر مؤکدہ کا نہ پڑھنے والا گنہگار نہیں ہوتا جیسے عشا کی نماز
سے پہلے چار رکعت سنت یا عصر سے قبل چار رکعت یا ہر نماز کے نفل لیکن
ان کے پڑھنے میں بھی بہت بڑا ثواب ہے اگر قیامت میں فرض نماز میں کچھ کمی
آجائیگی تو نفل سے پوری کردی جائیگی اسلئے چھوڑنا اس کو بھی نہیں چاہیے
مگر چھوڑنے والے پر کوئی گناہ بھی نہیں ہوگا۔

نماز کی ترکیب کا بیان

جو شرطیں اوپر ذکر کی گئی ہیں ان کا خیال رکھتے ہوئے قبلہ رخ کھڑے ہو کر نیت کرکے
دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھائے اور تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہتا ہوا
ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر یہ پڑھے۔ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ
اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اسی سے نماز شروع کیا کرتے تھے یہ روایت ترمذی اور نسائی کی ہے

ترجمہ

اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں اور تیرا نام برکت
والا ہے اور تیری شان بلند ہے اور نہیں ہے تیرے سوا کوئی معبود۔ پھر یہ پڑھو
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ترجمہ شروع
کرتا ہوں اس خدا کے نام کے ساتھ جو نہایت مہربان اور بڑا رحم والا ہے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ
نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (آمین) ۝ حضرت
عائشہ کہتی ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں الحمد پڑھنا شروع کرتے تھے یہ روایت
ابن ماجہ کی ہے۔

اور مثل سجدہ اوّل کے سبحان ربی الاعلےٰ پڑھے اسی طرح دوسری رکعت پوری کر کے قعدہ میں بیٹھکر تشہد پڑھے۔ جس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

اسلئے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز میں ہوتے تھے تو قعدہ میں کہا کرتے تھے کہ السلام علی اللہ من عبادہ السلام علےٰ فلاں وفلاں تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ السلام علے اللہ نہ کہو۔ کیونکہ اللہ خود ہی سلام ہے بلکہ کہو التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کیونکہ جب تم یہ کہوگے تو یہ دعا اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائیگی خواہ وہ آسمان میں ہو یا آسمان وزمین کے بیچ میں اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ بعد اس کے جو دعا اسے اچھی معلوم ہو اختیار کرلے اور وہی مانگے یہ روایت بخاری شریف میں مذکور ہے۔

ترجمہ

سب زبانی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو اور اسکی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں اور سلام ہو ہمپر اور خدا کے نیک بندوں پر میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اقرار کرتا ہوں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اگر دو رکعت کی نیت باندھی ہے تو التحیات الخ پڑھنے کے بعد آگے لکھے ہوئے درود اور دعا پڑھے۔ اگر چار رکعت یا تین رکعت کی نماز ہو تو عبدہٗ ورسولہ تک پڑھکر کھڑا ہو جائے اور باقی رکعت بترتیب پوری کرے اور اگر نماز فرض ہے تو تیسری یا چوتھی رکعت میں سوائے الحمد الخ کے کوئی

اس دعا کو بھی نوافل میں پڑھنا چاہئے۔ فرضوں میں نہیں۔

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہو کیونکہ جس کا قول ملائکہ کے
قول کے موافق ہو جائے گا اسکے اگلے گناہ بخشدیے جائیں گے یہ بھی بخاری شریف
کی روایت ہے ربنا کے بعد پڑھے حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ مطلب یہ ہے
اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے تعریف ہے بہت تعریف پاکیزہ جس میں برکت
ہے اسکی بہت فضیلت آئی ہے رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ ہم ایک دن نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے تو ہم نے دیکھا کہ جب آپنے اپنا سر رکوع سے
اٹھایا تو فرمایا کہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ایک شخص نے آپکے پیچھے کہا کہ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد
حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ تو آپ جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ کلام کرنے والا
کون تھا اس شخص نے کہدیا کہ میں تھا آپنے فرمایا کہ میں نے کچھ اوپر تیس فرشتوں کو دیکھا
کہ وہ آپس میں باہم سبقت کرتے ہیں کہ ان میں سے کون پہلے لکھے یہ روایت بخاری شریف
کی ہے پھر اللّٰہ اکبر کہکر سجدہ میں جائے اور نگاہ ناک پر رکھے اور پھر کم از کم تین
مرتبہ سبحان ربی الاعلے کہے اسلئے کہ عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سجدہ میں جاکر تین بار سبحان ربی الاعلے
کہہ لے اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ ادنی مرتبہ ہے یہ روایت ترمذی اور ابو داؤد
کی حدیث کی ہے سبحان ربی الاعلے کا ترجمہ یہ ہے کہ میرا پروردگار پاک اور
برتر ہے یعنی بہت بلند اور تمام برائیوں سے پاک ہے۔ پھر سجدہ میں سے اللّٰہ
اکبر کہتا ہوا سر اٹھائے اور مندرجہ ذیل دعا پڑھے۔
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ کیونکہ حضرت ابن عباس
فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے بیچ میں اللھم اغفرلی
وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی پڑھتے ہیں یہ روایت ابو داؤد اور
ترمذی کی ہے۔ ترجمہ اے اللہ مجھے بخشدے اور مجھپر رحم کر اور مجھے راہ راست
دکھا اور مجھے تندرست رکھ اور رزق دے۔ دعا پڑھکر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے

لہ اس دعا کو فرضوں کے علاوہ پڑھنا چاہئے یہ دعا کو بھی نوافل میں پڑھنا چاہئے فرضوں میں نہیں۔

الغفور الرحیم۔ یہ روایت بخاری مسلم ترمذی نسائی کی ہے۔

ترجمہ۔ اے اللہ میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہ معاف کرنیوالا نہیں تو اپنی رحمت سے میرے گناہ معاف کردے اور مجھ پر رحم کر کیونکہ تو بخشنے والا مہربان ہے اس کے علاوہ اور بہت دعائیں ہیں مگر ہمکو اختصار منظور ہے دعا کے بعد پھر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ داہنی طرف اور بائیں طرف کہکر نماز کو ختم کرے۔ کیونکہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف السلام علیکم ورحمت اللہ کہکے سلام پھیرتے تھے اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کے سلام پھیرتے تھے (مشکوٰۃ و ترمذی)۔

سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ اسلئے کہ ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو تین دفعہ استغفار پڑھتے تھے

اور اللھم انت السلام ومنك السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام پڑھتے تھے۔ (رواہ مسلم ونسائی)

ترجمہ

اے اللہ تیرا نام سلام ہے اور تیری وجہ سے سلامتی ہے۔ اے بزرگی اور تعظیم والے تو بر تر ہے۔ ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اور وہ یہ ہے۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاۤءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

یہ مسعد کیلئے ہے

کیونکہ حضرت علیؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس لکڑیوں کے ممبر پر کھڑے ہوئے فرماتے تھے جو ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے تو اسے بہشت میں جانے سے سوائے موت[1] کی کوئی چیز نہیں روکتی اور جس نے سوتے وقت

---

[1] یعنی موت اس کے جنت میں جانیکے درمیان پردہ ہے جس وقت مرگیا فوراً جنت میں چلا جائیگا ۱۲ یہی

اور سورت نہ ملانا چاہیئے اور اگر سنت یا وتر ہیں تو سورت پڑھنی چاہیئے مثل پہلی دو رکعت کے اس کے بعد یہ درود پڑھنا چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

کیونکہ عبدالرحمن بن ابی لیلٰے فرماتے ہیں میں کعب بن عجرہ سے ملا تو وہ کہنے لگے کیا میں تجھے ایک تحفہ نہ دوں جو میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے کہا ہاں آپ مجھے ضرور دیجئے وہ بولے ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بطور سوال عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر اور اہل بیت پر درود کیونکر بھیجنا چاہیئے۔ کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ تو بتا دیا ہے کہ اس طرح آپ پر سلام بھیجیں آپنے جواب دیا تم یوں پڑھا کرو اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ ال محمد کما صلیت علےٰ ابراھیم وعلیٰ ال ابراھیم انک حمید مجید ط اللھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ ال محمد کما بارکت علےٰ ابراھیم وعلیٰ ال ابراھیم انک حمید مجید ۔ یہ روایت بخاری ابن ماجہ ابوداود ترمذی۔ نسائی کی ہے مسلم شریف میں بھی ہے مگر مسلم نے علیٰ ابراہیم دونوں جگہ ذکر نہیں کیا درود شریف کا اردو میں یہ مطلب ہے۔ اے اللہ حضرت محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم اور انکی آل پر نازل کی یقیناً تو سراہا گیا خوبیوں والا ہے اے اللہ تو حضرت محمدؐ پر اور انکی آل پر رحمت نازل فرما جیسے برکت کی تو نے ابراہیم اور انکی آل پر یقیناً تو خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے درود کے بعد یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ؕ اسلئے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے کوئی دعا بتا دیجئے جو میں نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کر اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت

جس طرح چاہے کرے۔
وتر کی تین رکعت واجب ہیں جو عشاء کی نماز کے بعد سنت سے فارغ ہو کر پڑھی جاتی ہیں اس کی تیسری رکعت میں بعد سورۃ الحمد اور سورۃ اخلاص کے تکبیر کہکر دونوں کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھائے اور پھر ہاتھ باندھکر دعا قنوت پڑھے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔
اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ۔ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ۔ یہ دعا بیہقی نے سنن کبیر میں روایت کی ہے۔
ترجمہ۔ اے اللہ ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ ہی سے مغفرت مانگتے ہیں اور تجھ ہی پر ایمان رکھتے ہیں اور تجھ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم اس سے علیحدگی اور بیزاری اختیار کرتے ہیں کہ تیری نافرمانی کیجائے سے اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور تجھ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں یقیناً تیرا عذاب منکروں پر پہنچنے والا ہے بعد سلام وتر تین بار پڑھے۔ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ۔ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کیونکہ عبدالرحمٰن بن ابزیٰؓ سے روایت ہے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب وتروں میں سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ کہتے سبحان الملک القدوس اور تیسری مرتبہ ذرا آواز بلند کرتے یہ روایت نسائی ومشکوٰۃ کی ہے۔ ترجمہ پاک ہے بادشاہ نہایت پاک نہایت پاک

تنبیہ مفیدہ
مقتدی اگر دوسری رکعت میں امام کے پیچھے آکر ملا۔ تو اب سلام پھیرنے کے بعد اسکو کس طرح نماز پوری کرنی چاہیے جس وقت امام سلام پھیر دے اسوقت یہ مقتدی کھڑا ہو کر اپنی دونوں رکعتیں اس طرح پوری کرے۔ پہلے سبحانک اللھم پڑھے پھر سورہ الحمد للہ پڑھے۔ اسکے بعد کوئی سورۃ پڑھے

اسے پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسکے مکان میں اور اسکے ہمسایہ اور اسکے گرد اگرد محلوں کے مکان میں امن دیگا یہ روایت بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

ترجمہ: اس آیۃ الکرسی کا یہ ہے اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ ہے ہمیشہ قائم رہنے والا نہیں۔ پکڑتی اسکو اونگھ اور نہ نیند واسطے اسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے۔ کون ہے وہ جو سفارش کرے نزدیک اسکے مگر ساتھ حکم اس کے کے جانتا ہے جو کچھ آگے انکے ہے اور جو کچھ پیچھے انکے ہے اور نہیں گھیرتے ساتھ کسی چیز کے علم اسکے سے مگر ساتھ اس چیز کے کہ چاہے سما لیا ہے۔ کرسی اس کی نے آسمانوں کو اور زمین کو اور نہیں تھکاتی اسکو نگہبانی ان دونوں کی اور وہ ہے بلند مرتبہ بڑا۔

نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے[1] سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۳ بار پھر ایک دفعہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ بھی پڑھ لے کیونکہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس ۳۳ ہی دفعہ اللہ اکبر کہلیا اور یہ سب ننانوے بار ہوا پھر ایک بار لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر۔ کہکر سو بار پورا کر دیا تو اسکے سب گناہ[1] بخشے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر کیوں نہ ہوں یہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے۔ بخاری مسلم کی اور روایتوں میں ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کی بھی فضیلت ہے اسلئے بہتر یہ ہے کہ سو مرتبہ یہ کلمات پڑھکر ایک دفعہ کلمہ توحید پڑھ لے تاکہ دونوں حدیثوں پر عمل کرنیکا ثواب حاصل ہو جائے۔

مذکورہ بالا عبارت کا اردو میں یہ مطلب ہے، پاک ہے اللہ تعریف اللہ کے لئے اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سب جگہ بادشاہت ہے لہذا سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

---

[1] یعنی گناہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں سب معاف ہو جائیں گے بشرطیکہ صغیرہ ہوں [2] یہ ہی منقول ہے

چپ رہے تو اس کے وہ گناہ جو اس جمعہ اور دوسرے گذشتہ جمعہ کے درمیان ہیں ہیں بخشدی جائیں گے یہ روایت بخاری ومشکوٰۃ شریف کی ہے

جمعہ کی نماز کا بیان!

عن ام حبیبۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلے فی یوم ولیلۃ ثنتے عشرۃ رکعۃ بنی لہ بیت فی الجنۃ اربعا قبل الظہر الی اخرہ۔ رواہ الترمذی ومشکوٰۃ

۴ رکعت سنت جمع کی نماز پڑھنے سے پہلے پڑھے یہ مؤکدہ ہیں عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلے قال قال عمر صلوٰۃ الجمعۃ رکعتان الخ رواہ النسائی۔

۲ رکعت نماز فرض جمعہ پڑھے اسمیں ایک امام اور تین مقتدیوں کا ہونا ضروری ہے جماعت کے سوا نہیں پڑھ سکتے۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا صلے احدکم الجمعۃ فلیصل بعدھا اربعا۔ رواہ نسائی جمعہ کے بعد چار رکعت سنت پڑھے یہ بھی موکدہ ہیں عن سالم عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلے بعد الجمعۃ رکعتین فی بیتہ رواہ النسائی چار کے بعد پھر دو سنتیں پڑھے یہ بھی موکدہ ہیں۔

کل رکعت ۱۲ ہیں۔ ۴ سنت قبل جمعہ۔ ۲ فرض با جماعت۔ ۴ سنت جماعت کے بعد پھر ۲ سنت چار کے بعد۔

جمعہ کے لئے غسل کرنا سنت ہے حدیثوں میں اسکی بہت تاکید آئی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جمعہ کے لئے ایسے وقت غسل کرے کہ اسی وضو اور غسل سے جمعہ کی نماز ادا کرے لیکن اگر جمعہ کی نماز سے بہت پہلے غسل کر لیا یا شب کو غسل کی ضرورت ہوئی اور صبح کو فجر کی نماز سے پہلے غسل کر لیا تب بھی جمعہ کے غسل کا ثواب حاصل ہو جائیگا جمعہ کے روز عورتوں کو بھی غسل کرنا ثواب ہے جمعہ کے لئے اچھے کپڑے پہننا مسواک کرنا خوشبو لگانا

لہ جتنے گناہ دونوں جمعوں کے درمیان صغیرہ ہوئے ہیں بخشدیئے جائیں گے۔

اللہ اکبر کہکر رکوع میں جاوے۔ اسی طرح دوسری رکعت بغیر سبحانک اللھم کے پڑھے۔ چونکہ عوام اس میں غلطی کرتے ہیں اس لئے یہ لکھدیا گیا۔

جمعہ کی فضیلت و نماز کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سب دنوں سے بہتر جمعہ کا دن ہے اسی میں حضرت آدمؑ پیدا ہوئے اسی دن بہشت میں پہنچائے گئے اور اسی دن میں بہشت سے نکالے[1] گئے اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن ہوگی یہ روایت مسلم شریف کی ہے۔

جمعہ کے واجب ہونے کا بیان

ابوجعدؓ ضمری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کاہلی اور سستی سے تین جمعہ[2] چھوڑ دے۔ اللہ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے اور امام مالک نے صفوان بن سلیم سے اور امام احمد نے ابوقتادہ سے نقل کی ہے۔

اس کا بیان کہ جمعہ کے دن نہا دھوکر تیل خوشبو لگا کر مسجد میں جائے سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جسقدر اسکے امکان میں ہو طہارت کرے پھر اپنا تیل لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو استعمال کرے بعد اس کے جمعہ کی نماز کے لئے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان میں جو مسجد کے اندر ملے ہوئے بیٹھے ہوں تفریق نہ کرے[3] پھر جسقدر اس کی قسمت میں ہو نماز پڑھے بعد اس کے اور جبوقت امام خطبہ پڑھنے لگے

---

[1] یعنی یہ بھی باعث جمعہ کی فضیلت کا ہے کیونکہ حضرت آدمؑ کے وہاں سے نکلنے کی وجہ سے اسقدر انبیاء اور اولیاء پیدا ہوئے اور حسنات بے شمار ان سے ظہور میں آئیں اور ایسی ہی حضرت آدم بھی وفات کے بعد اسکے درگاہ خداوندی میں پہنچ گئے [2] یعنے جو تین جمعوں تک نماز نہ پڑھے تو اللہ اسکے دل پر مہر کر دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے قلب پر سیاہی آجاتی ہے۔

[3] یعنی دو آدمی جو برابر بیٹھے ہوتے ہوں انکو اٹھا کر یا لوگوں کو چیرتا پھیلانگتا ہوا جا کر ان کی جگہ پر نہ جاوے بلکہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے۔

کعبہ شریف کی طرف یعنی اپنا منہ کعبہ کی طرف کیا۔ پھر اللہ اکبر کہکر دونوں ہاتھ اٹھا کر کانوں کی لوتک زیر ناف ہاتھ باندھے اور پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر زبان سے اللہ اکبر کہے ہاتھ اٹھانیکی ضرورت نہیں اور یہ درود پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ ترجمہ اے اللہ حضرت محمدؐ پر اور حضرت محمد کی آل پر رحمت نازل فرما جیساکہ رحمت کی تو نے اور سلام اور برکت اور نہایت رحمت اور شفقت حضرت ابراہیم پر نازل فرمائی یقیناً تو خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔ زبان سے اللہ اکبر کہے ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں اور یہ دعا پڑھے کیونکہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑہاتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔ مشکوٰۃ والترمذی والنسائی

اس دعا کا اردو میں یہ مطلب ہے۔

اے اللہ ہمارے زندوں کے بخشدے اور ہمارے مردوں کے اور جو حاضر ہیں ان کے اور جو غائب ہیں انکے اور ہمارے چھوٹوں کے اور ہمارے بڑوں کے اور ہمارے مردوں کے اور ہماری عورتوں کے۔ اے اللہ تو ہم میں سے جسکو زندہ رکھنا چاہے تو اسکو اسلام پر زندہ رکھیو اور اے اللہ تو ہم میں سے جسکو موت دے تو ایمان پر خاتمہ کیجیو۔ یہ دعا بھی پڑھ سکتے ہیں ابو ہریرہؓ ہی کہتے ہیں کہ حضور یہ پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهٗ۔ مشکوٰۃ وابوداؤد۔

اس دعا کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ تو ہی اس کا پروردگار ہے تو نے ہی اسے پیدا کیا تہا اور تو نے ہی اسے اسلام کا راستہ بتایا تہا اور تو نے ہی اسکی روح نکالی اور اس کا ظاہر و باطن بھی تجھی کو معلوم ہے

سویرے مسجد میں جانا مسنون ہے جہاں تک ہو سکے اول صف میں یا ایسی جگہ بیٹھے کہ خطبہ کی آواز سن سکے لیکن اسوقت خاموش رہنا چاہئے اگرچہ اس کے کان میں خطبہ کی آواز بھی نہ آئے خطبہ کے وقت سلام کرنا یا باتیں کرنا دعا مانگنا وظیفہ پڑھنا زبان سے درود پڑھنا نماز پڑھنا یہ تمام چیزیں جائز نہیں ہیں ہاں اگر خطبہ سے پہلے نماز شروع کر چکا ہو تو اسے پوری کر لینا چاہئے جب خطبہ میں جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام آئے تو دل سے خیال کرے کہ خدائے تعالیٰ آپ پر رحمت نازل فرمائے مگر زبان سے خاموش رہنا چاہئے جمعہ کے روز حجامت بنوانا ناخن اور لبیں کتروانا ناف اور بغل کے بال صاف کرنا مسنون و مستحب ہے ناف اور بغل کے بال چالیس دن کے اندر اندر صاف کر دینا چاہئے اگرچہ ہڑتال یا انگریزی پوڈر لگا کر بال صاف کر دئیے جائیں تو جائز ہے لیکن مرد کے لئے افضل یہ ہے کہ استرے سے بال مونڈے یہ بات بھی یاد رکھنی ضروری ہے کہ جمعہ کی اذان کے بعد خرید و فروخت جاری رکھنا نہایت مکروہ بلکہ حرام ہے اور جمعہ کے دن صدقہ دینے کا بھی بہت زیادہ ثواب ہے جمعہ کے متعلق مضمون کے طوالت کے خوف سے بہت ہی مختصر تحریر کیا گیا ہے ورنہ رسالہ ضخیم ہو جاتا اور جمعیت اسکو شائع نہ کرا سکتی ہے بوجہ سرمایہ کے نہ ہونے سے۔

جنازہ کی نماز کا بیان!

عن ابی هریرة ان رسول الله صلے الله علیه وسلم صلے علی جنازة فکبر علیها اربعا وسلم تسلیمة واحدة. رواه الدار قطنی نیت نماز جنازہ یہ ہے
نَوَیْتُ اَنْ اُؤَدِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتِ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ لِثَنَاءِ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَالدُّعَاءُ لِھٰذَا الْمَیِّتِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلَی الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ

ترجمہ جنازہ کی نیت کا

میں نیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے لئے مع چار تکبیروں کے نماز جنازہ ادا کرنے کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے اور دعا اس میت کے لئے اس امام کے پیچھے اقتدا کیا میں نے

مشاہیر علماء کرام کی رائیں!!

از حضرت علامہ مفتی اعظم مولوی محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ العالی

صدر مدرس مدرسہ امینیہ و صدر جمعیت علماء ہند

میرے عزیز مکرم مولوی محمد رفیق صاحب نے ایک مخلصانہ اسلامی جذبے سے یہ کتاب لکھی ہے۔ میں نے بھی اسکو جستہ جستہ مقامات سے دیکھا اور دوسرے علماء کی رائیں بھی نظر سے گزریں مجھے امید ہے کہ یہ رسالہ مسلمانوں کیلئے مفید ہوگا۔ اور حق تعالے اسے قبول عام عطا فرمائیگا۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ۲۳ رجب ۵۳ھ

از جناب حاجی حافظ مولوی احمد سعید صاحب ناظم جمعیت علماء ہند

حامداً و مصلیاً۔ میں نے رسالہ رفیق الصلوٰۃ کو پڑھا۔ رسالہ مسلمانوں کیلئے مفید ہے اللہ تعالےٰ مصنف کو جزائے خیر دے اور مسلمانوں کو عمل کی توفیق عطا ہو۔

فقیر احمد سعید کان اللہ لہ ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ

از جناب مولوی عبد الماجد صاحب ناظم جمعیت علماء صوبہ دہلی!

میں نے رسالہ رفیق الصلوٰۃ کے مسودہ کو نہایت غور وخوض سے پڑھا یہ رسالہ عوام اور خواص دونوں کے لئے باعث ہدایت اور بصیرت ہے اگرچہ اور بھی لوگوں نے اس مضمون کے رسائل اور کتابیں تالیف کی ہیں لیکن اسکے مؤلف نے جو خوبی اس میں رکھی ہے وہ ان میں نہیں پائی جاتی عام فہم ہونیکے باوجود مدلل ہے نماز وہ فریضہ ہے کہ جس کی وجہ سے دین اور دنیا کی ترقی ہوسکتی ہے اور اسکی غفلت سے مسلمان تباہ اور برباد ہورہے ہیں کچھ بدنصیب تو پڑھتے ہی نہیں اور اگر پڑھتے ہیں تو انمیں بعضوں کو پڑھنی نہیں آتی یہ دونوں کے لئے مشعل ہدایت ہے مصنف اسم باسمٰی ہیں مسلمانوں کی اس دور میں اس سے زیادہ رفاقت نہیں ہوسکتی خدا انکے اخلاص کو قبول فرمائے اور

ہم سفارش کرنے آئے ہیں پس تو اسے بخشدے۔ اگر لڑکے کی میت ہے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ط

ترجمہ اے اللہ اسکو ہمارے لئے میر منزل بنا دے اور اسکو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ کر اور ہمارے لئے سفارش کرنیوالا اور سفارش قبول کیا گیا بنا دے اور اگر میت نابالغ لڑکی کی ہے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

اس دعا کا مطلب یہ ہے اے اللہ اس لڑکی کو ہمارے لئے میر منزل بنا دے اور اسکو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ کر اور اسکو ہمارے لئے سفارش کرنے والی اور شفاعت قبول کی گئی بنا دے اس کے پڑھنے کے بعد پھر دونوں طرف سلام پھیرے جنازہ جب قبر میں رکھے تو یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اور جب قبر میں مٹی دے تو یہ پڑھے اور دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ ڈالے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تمکو مٹی سے پیدا کیا اور تمکو اسی میں لوٹا دینگے اور پھر تمکو اسی میں سے نکالیں گے دوبارہ قبر پر مٹی ڈالنے اور پانی چھڑکنے کے بعد سورہ الحمد شریف ایک بار سورۂ اخلاص تین بار اور درود شریف تین بار پڑھکر میت کے واسطے دعائے مغفرت کرے اور آدمی کو چاہئے کہ زندگی کو غنیمت سمجھے اور موت سے پہلے اپنا ایمان تازہ کرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا الٰہ الا اللہ زیادہ پڑھنا ایمان کو تازہ کرتا ہے۔

ناظرین صاحبان۔ تارۃ اخری سے مراد روز جزا ہے یہی آیت ہماری دلیل ہے کہ مرنے کے بعد۔

خدا بیٹھے گا جس دم عدل کی کرسی پہ اے یارو
بدوں کی بد جزا ہوگی بھلوں کا تب بھلا ہوگا

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

تمت تمام

از جناب مولوی عبدالطیف صاحب صدیقی پہاڑ گنج دہلی

نحمدہٗ ونصلے علی رسولہ الکریم۔ اما بعد میں نے اس رسالہ کو اول سے آخر تک حرفاً حرفاً دیکھا۔ بحمد اللہ درست پایا۔ اس میں مولف نے جس جانفشانی سے کام انجام دیا وہ علمی قابلیت کا خود نمونہ پیش کر رہی ہے جو اَن پڑھ اور پڑھے ہوئے کے آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ مؤلف نے مسلم طبقہ کو نماز باجماعت کے لئے از حد درجہ تاکید فرمائی ہے

العبد لطیف احمد عفی عنہ صدیقی پہاڑ گنج دہلی۔

از جناب مولوی سید حامد علی شاہ صاحب واعظ دہلوی

خادم نے رسالہ رفیق الصلوٰۃ کو غور سے پڑھا سو یہ رسالہ مسلمانوں کے واسطے چراغ ہدایت ہے جو عصیاں کی تاریکیوں سے بچا کر صراۃ المستقیم پر چلائیگا مگر یہ سراج ہدایت انہی انسان کیواسطے ہے جو رضا مولا کے طالب ہیں اللہ تعالیٰ مولف کی سعی کا اجر فرمائے۔ مسلمانوں اس رسالہ کی اور تالیف کی قدر کرو۔

خادم القوم سید حامد علیشاہ عفی عنہ دہلوی

از جناب مولوی محمد دین صاحب صدر جمعیت تبلیغ الصلوٰۃ دہلی

برسوں کے تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ اکثر نمازی جو مدت سے نمازیں پڑھتے ہیں مگر ان کی نمازوں میں غلطیاں رہ جاتی ہیں اور وہ ضروری مسائل سے واقف نہیں ہوتے لہذا رسالہ رفیق الصلوٰۃ جسکو احقر نے نہایت غور سے دیکھا اور مؤلف مولوی محمد رفیق صاحب نے نہایت جانفشانی و کوشش سے اسکو مسلمانوں کے فائدہ کے لئے تالیف کیا ہے ہر ایک شخص اسکو پڑھے اور مسائل یاد کرتے تاکہ نماز کو صحیح ادا کر سکے کیونکہ بہت سی احادیث میں علم دین کا سیکھنا عبادت سے افضل آیا ہے۔ نیز خداوند کریم سے دعا کریں کہ مولف و اراکین انجمن کو اجر عظیم و خلوص و استقامت عطا فرمائے۔ احقر العباد محمد دین عفی عنہ دہلوی

پڑھنے والوں کو توفیق عمل عنایت کرے) فقیر عبدالماجد دہلوی واعظ

از جناب مولوی محمد یوسف صاحب فاضل دیوبند و مولوی فاضل

صدر انجمن نصرت الاسلام دہلی

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی میں نے رسالہ رفیق الصلوٰۃ حصہ دویم مصنفہ مولانا محمد رفیق صاحب سلمہ کو حرفاً حرفاً دیکھا ناواقف مسلمانوں کو نماز کے متعلق جن امور کی احتیاج تھی مولانا موصوف نے اس احتیاج کو پورا کرنے کی سعی بلیغ فرمائی ہے مسائل کو مضبوط کرنیکے واسطے احادیث مقدسہ سے استشہاد کیا گیا ہے میں حضرت حق جل وعلاشانہٗ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کو مقبول خلایق اور اپنی ذات کریم کے واسطے خالص بنالیں۔

ویرحم اللہ عبداً قال آمنا فقیر محمد یوسف دہلوی مترجم القرآن مسجد حوض والی چوڑی گران دہلی

از جناب مولوی خدابخش صاحب مدرس مدرسہ امینیہ و صدر انجمن سیف الاسلام دہلی

الحمد للہ لاھلہ والصلوٰۃ علیٰ اھلہا۔ امابعد میں نے یہ رسالہ رفیق الصلوٰۃ حصہ دویم مصنفہ مولوی محمد رفیق صاحب کو پڑھا نماز کی اہمیت سے ہر مسلمان بخوبی واقف ہے قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں ارکان خمسہ میں توحید کے بعد نماز ہی کا درجہ بتلایا گیا ہے جس کی غرض بجز اسکے اور کچھ نہیں ہوسکتی کہ دتسلیم، توحید کے بعد اولاً جس عبادت کا ادا کرنا فریضہ اسلام ہے وہ نماز ہے مؤلف رسالہ ہذا نے اپنی تالیف میں احکام نماز وغیرہ کے بیان کرنیکی انتہائی کوشش کی ہے۔ نماز میں جو چیزیں ضروری اور اہم ہیں انکو بھی بیان کرنیکی سعی بلیغ کی گئی ہے جس سے مسلمانوں کو بہت فائدہ پہونچیگا۔ ناظرین کرام سے درخواست ہے کہ وہ رسالہ ہذا کو غور وخوض کیساتھ ملاحظہ فرماکر فائدہ حاصل فرمائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولف کو توفیق دے کہ وہ آئندہ بھی بقیہ حصوں کو اس خوبی کے ساتھ ہی تالیف کریں

واللہ ولی التوفیق

خدابخش عفی عنہ

جمال افزا ہیر آئل رجسٹرڈ

یہ تیل جدید کیمیاوی اصول پر بہترین یونانی اجزا سے تیار کیا گیا ہے۔ چربی و مٹی کے تیل کی آمیزش سے گارنٹی کے ساتھ بری ہے اس کا استعمال بالوں کی سختی کو دور کرکے اُن کو ملائم اور سیاہ رنگ کر دیتا ہے۔ خوشبو نہایت خوشگوار بھینی اور مفرح ہے۔ سر پر مالش کرنے سے دماغی قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔ حافظہ میں ترقی آنکھوں کی روشنی میں اضافہ خشکی دماغ کی وجہ سے جو بیماریاں اور شکایات پیدا ہو جاتی ہے اُنکے لئے یہ روغن اکسیر کا کام کرتا ہے اسکا مستقل استعمال بالوں میں نرمی خوبصورتی چمک اور دماغ میں ٹھنڈک اور تازگی پیدا کرتا ہے۔ اور خصوصاً دماغی کام کرنیوالے حضرات کے لئے جیسے کہ علماء فضلا شعرا ادبا اور وکلاء وغیرہ ہیں۔ بیحد مفید ہے آزمائش شرط ہے قیمت فی شیشی ۱۲ وزن تقریباً ۵ تولہ۔ (محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا)

جمال پرفیومری ہاؤس رجسٹرڈ اجمیری گیٹ

(اسحٰق بلڈنگ دھلی)

رسالہ واعظ لاہور کا مشہور اور مذہبی ماہواری رسالہ ہے۔ جن نے بھی اسکے مضامین کو دیکھا فاضل ایڈیٹر جناب محمد حفیظ اللہ صاحب قریشی قابل حضرات سے مضامین فراہم کرکے نہایت محنت اور حسن و خوبی سے مرتب فرماتے ہیں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ لاہور کا جو مذہبی ماہواری رسالہ ایک سال کے لئے آپ کے نام بھی مفت جاری کر دیا جائے۔ تو آج ہی جناب حفیظ اللہ صاحب قریشی ایڈیٹر رسالہ واعظ لاہور سٹریٹ فاروق گنج بیرون شیرانوالا لاہور کو ایک کارڈ لکھدیں

ہمارے یہاں سوتی۔ اونی۔ ریشمی، لسری موزہ۔ بنیان۔ رومال۔ سویٹر۔ مفلر۔ جمپر۔ بیل، فیتہ وغیرہ بکفایت و قلیل منافع پر فروخت ہوتے ہیں۔ نیز اس کے علاوہ بساط خانہ کا ہر قسم کا سامان بھی بہت سستا مل سکتا ہے۔ ایک مرتبہ دوکان کی طرف قدم رنجہ فرمائیے + مالک فرم

شیخ کرم الٰہی سوداگر حوض قاضی متصل گلی

(شاہ تارا دھلی)

اطلاع

صاحب جائیداد حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمارے یہاں جائیداد کا کرایہ ایک آنہ فی روپیہ کمیشن پر وصول کیا جاتا ہے۔ کام کرنے والے دیانتدار اور ہوشیار ہیں۔ نیز کافی ضمانت اور تجربہ رکھتے ہیں۔ اسلئے جو حضرات یہ چاہیں کہ ہمارا کرایہ کوئی دیانتدار شخص وصول کرکے ہم کو دے۔ تو وہ دفتر رسالہ رفیق الصلوٰۃ حوض قاضی حویلی رحیم بیگ میں تشریف لا کر مینیجر سے گفتگو کریں یا خط و کتابت کریں ؛

(**نوٹ**) رسالہ آفتاب اسلام و رفیق الصلوٰۃ کے لئے ہر شہر اور ہر قصبہ میں دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے، کمیشن معقول دی جائے گی معاملہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے ؛

دھلی و بیرون دھلی کے کتب فروش صاحبان اگر "رفیق الصلوٰۃ" کے رسالے خریدیں۔ تو اُن کے ساتھ خاص رعایت کی جائے گی ؛

از جناب مولوی محمد اسحاق صاحب واعظ دہلوی

یہ رسالہ ہیں نے دیکھا مسلمان اسے پڑھیں گے تو انہیں بہت فائدہ ہوگا۔ اور وہ نماز اور نماز کے مسائل اور اس کی ضروریات سے پورے واقف ہو جائیں گے اور ہر کام کیلئے واقفیت لازمی چیز ہے۔ نماز پڑھنی اور اسکے ارکان سے بیخبری سخت جہالت ہے نہیں تو وَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ دوزخ کا گڑھا ہے۔ اس رسالے سے لوگوں کو نماز کے جملہ ارکان و معانی سے معلومات ہوگی۔ اور انشاء اللہ انکی نماز نماز ہوسکے گی۔

محمد اسحٰق مدیر الوعظ

از جناب مولوی سلطان محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ سید المرسلین وعلےٰ الہ واہل بیتہ اجمعین۔

امابعد بندہ چونکہ عدیم الفرصت ہے اسوجہ سے اس رسالہ کو خود تو نہیں دیکھ سکا لیکن حضرات علماء کرام کی رائیں جو اس کے متعلق ہیں صرف انکو دیکھکر یہ خاکسار اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ یہ رسالہ بفضلہ تعالیٰ اہل اسلام کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو اس خدمت کا بہترین صلہ عطا فرماوے۔

خادم العلماء سلطان محمود عفی عنہ

مدرسہ فتحپوری دہلی

کتب نافع برائے اہل اسلام

نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت
علامات قیامت	۴/	مرقع ہند	عمر
الحج البدل	۱/	صلوات الرحمن یعنی	
مخزن کرامت	۱۲/	منیۃ المصلے اردو	عمر
سیرت حمیدہ	۵/	نحو میر مجلد	۶/
مسئلہ خیرات	۴/	کتاب التوحید	عمہ
سعادت الکونین فارسی		مجموعہ مولود شریف	۸/
فی فضائل الستین یا ترجمہ	عصمہ	بوستان مصر	۸/
سعادت الکونین کا اردو	عه	گلستان	۸/
ترجمہ مجلد		کتاب الطلاق شرح	
رقعات عالمگیری	۳/	مجمع البحر	عه
صلوٰۃ المسلمات	۸	مراح الارواح	۸/
میزان تحقیق	۸/	مرقات محشی	۶/
الحجر المنتین	۱/	قال قول	۶/
بہشتی زیور مکمل	۴	کتاب النحو	۸/
[illegible]	سے	نبراس الساری	
رفیق الصلوٰۃ حصہ دوم	۴/	علی اطراف البخاری	عه ۸
رفیق حصہ سوم (۳)	۴	مشکوٰۃ شریف مجلد	سے ۶ ۸
صغیری مجلد	عمہ ۸	آفتاب اسلام	۵/
بخاری شریف کا اردو		قدوری کا اردو	
ترجمہ مکمل ۳۰ پارے مجلد	عشہ	ترجمہ مجلد	عه

حضرت مولٰنا حافظ محمد اسحٰق صاحب واعظ دہلوی کی بیشمار تالیفات میں سے صرف چند کتابوں کی فہرست

نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت
داستان یوسف	سے	دولت اخلاق یعنی	۸/
معراج رسول یعنی	عه	اخلاق سکھانیوالی	۸/
مفصل قصہ معراج		موت کا منظر جسمیں	
معجزات مسیح	عہ ۸	شداد کی جنت بھی ہے	۸/
جلوۂ طور یعنی قصہ	عہ ۸	اخبار صادقہ یعنی سچی	۸/
حضرت موسیٰ کلیم اللہ	عہ ۸	خبریں اور آنیوالا زلزلہ	۸
فسانۂ آدم یعنی مفصل		مکمل حلال	
قصہ آدم علیہ السلام و حوا		عشق الٰہی	
بستان اولیا یعنی	۱۲/		
اولیائے کرام کے			
چیدہ حالات			

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل پتہ سے منگائیں + لیکن پہلے قواعد روانگی ملاحظہ فرمالیجئے۔

ایک روپیہ سے کم مالیت کی کتابوں کا وی۔پی نہ کیا جاویگا۔ پانچ روپیہ کی قیمت کی کتابیں یا اس سے زیادہ اور زیادہ کتابوں کیلئے محصول آدھا پیشگی آنا چاہیئے۔

البتہ اگر کوئی صاحب رسالہ رفیق الصلوٰۃ منگانا چاہیں تو وہ لفافہ میں رکھ کر ۵ کے ٹکٹ بھیجدیں) رسالہ روانہ کیا جا سکتا ہے ❊

جملہ خط وکتابت زیر نام (مولوی) محمد رفیق دہلوی پروپرائٹر وایڈیٹر رسالہ آفتاب اسلام حوض قاضی حویلی رحیم بیگم دہلی ہونی چاہیئے